



حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی

مسلک  
الہیہ  
کادائی

لاہور  
الہیہ  
کادائی

مرکز جمعیت  
الہیہ  
پاکستان  
کارتھان

جلد: 47 | ۱۹ تا ۲۵ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ | 21 تا 27 اکتوبر 2016ء | شمارہ: 41

## قانون غیرت

غیرت کے نام پر قتل کی صورت میں ورثاء کو  
معافی یا دیت کے حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا۔

امیر محترم شاہ جاد میر



## دین اسلام

دیگر مذاہب کے مقابلے میں افراط و تفریط سے پاک دین اعتدال!

WASHINGTON  
IDEAS FORUM

## JASTA قانون



سعودی عرب کے خلاف  
امریکی کانگریس کا نامعقول فیصلہ!

## توحید باری تعالیٰ

شمس و قمر کا نظام

اللہ کی توحید کا ترجمان!



بیوہ کی جائیداد سے بے دخلی۔؟؟



شادی سے پہلے منگیتر سے تعلقات.....!؟



رضاعی بھتیجی سے نکاح.....!؟

فرمانِ نبوی  
پیش رو



## درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

## بد اعمالی اور نعمتوں کی ناشکری کے اثرات

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَصَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَذِيَّةً كَانَتْ أَمْنَةً مَّطْبُوعَةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ﴾ (النحل)

”اللہ تعالیٰ اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن اور اطمینان سے تھی، اُس کی روزی اُس کے پاس با فراغت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی، پھر اُس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا، جو کہ اُن کی بد اعمالیوں ہی کا نتیجہ ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ فی الارض کو اشرف المخلوقات بنانے کے بعد اس کے لیے طرح طرح کی نعمتوں اور آسائشوں کا بندوبست فرمایا ہے اور مطالبہ صرف اور صرف اپنی ہی بندگی اور اطاعت کا کیا ہے۔ لیکن حضرت انسان کی ناشکری اور نافرمانی کا عالم یہ ہے کہ وہ اس رب کائنات سے نہ صرف موز تباہ بلکہ اُس کے خلاف محاذ کھڑا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی ناشکروں، نافرمانوں اور حد سے گزر جانے والوں کے لیے بارہا کی تنبیہ کے بعد عذاب سے دو چار کیا تاکہ یہ عذاب جہاں اہل بستی کے گناہوں کا وبال ہو وہاں آنے والوں کے لیے عبرت کا سامان بھی ہو۔

خدائے بزرگ و برتر نے اپنے ہاتھ سے اس حضرت انسان کی مٹی کو گوندھا ہے، اور وہ کبھی بھی اسے عذاب میں مبتلا یا آگ میں جلتا نہیں دیکھنا چاہتا لیکن انسان کی اپنی ہی بد اعمالیاں اسے اذیت اور مصیبت سے دو چار کرتی ہیں۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغَيْكُمُ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ﴾ (یونس: 23)

”لوگو! تمہاری سرکشی کا وبال تمہاری ہی جانوں پر پڑے گا۔“

﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ﴾ (شوری: 30)

”اور (لوگو!) تم پر جو مصیبت پڑتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔“

آج کا مسلمان اگر اپنا محاسبہ اور روز و شب کے معمولات کو اپنے خالق کے تابع کر دے تو یقیناً خوشحالی اور خوش بختی نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی اُس کا مقدر ٹھہرے گی۔

دوسرے مقام پر فرمایا: (ترجمہ) ”اور اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔“

قرآن کا یہ قانون خوشحالی آج بھی موجود ہے، اگر ہم اس سے مستفید ہونا چاہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

## زبان درازی اور لغو گفتگو

[عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّخَفِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَدِّثْنِي مَا أَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ، فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: "هَذَا"۔]  
(رواہ الترمذی)

سیدنا سفیان بن عبد اللہ تخفیؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! جن چیزوں کو آپ میرے لیے خوفناک سمجھتے ہیں ان میں سب سے زیادہ خوفناک چیز کون سی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا: ”یہ۔“

انسان کو اللہ کریم نے زبان ایک ایسا عضو دیا ہے جس کے ذریعے وہ اپنے دل کی بات ظاہر کر سکتا ہے۔ زبان تو اللہ نے ہر جانور پر ندے، درندے اور رینگنے والے کیڑوں کو بھی دی ہے مگر بولنے کی طاقت صرف انسان کو دی ہے۔ گفتگو سے ہی انسان کی شخصیت کا پتہ چلتا ہے۔ عمدہ لباس، خوبصورت چہرہ اور مال و دولت سے کسی انسان کی صحیح پہچان نہیں ہوتی جب تک وہ بات چیت نہیں کرتا اس کے اچھا یا بُرا ہونے کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ فارسی کا شعر ہے: ترجمہ: ”جب تک کوئی انسان بات نہیں کرتا اس کے عیب و ہنر چھپے رہتے ہیں۔“ اسلام نے زبان کی حفاظت پر بہت زور دیا ہے اور تعلیم دی ہے کہ بولنے سے پہلے سوچو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایماندار طعن کرنے والا، لعنت کرنے والا، فحش بکنے والا اور زبان دراز نہیں ہوتا۔ زبان کے برے افعال جھوٹ، غیبت، بہتان، مذمت، قصہ گوئی اور خلاف شریعت گفتگو میں ان معاملات میں اپنی زبان پر قابو نہ پانا زبان درازی ہے جس کے نتیجے میں قیامت کے دن اسے اٹے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ سخت کلامی اور غیر محتاط گفتگو انسان کی شخصیت کو عیب دار بنا دیتی ہے جبکہ زبان کی نرمی اور سچائی اسے زینت بخشتی ہے اسی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے مسائل کو عملی طور پر تعلیم دی کہ اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا کہ یہ چیز ہے جس پر مجھے امت کے اس کے دھوکے میں پڑ جانے کا خوف ہے۔ اسی طرح ایک مرتبہ آپ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو دین کے بڑے بڑے کام بیان کرنے کے بعد فرمایا: ”کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو ان سب پر بھاری ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: ضرور فرمائیں۔ تو اس موقع پر بھی حضور اقدس ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: ”اے اپنے اوپر بند رکھو۔“ وہ حیران ہو کر پوچھتے ہیں کہ کیا ہم اپنی باتوں کے لیے جوابدہ ہوں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”جرب لسانی اور غیر محتاط گفتگو کے نتیجے میں لوگوں کو اٹے منہ جہنم میں گرایا جائے گا۔ جسم کے تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں لیکن اگر تجھ میں میڑھا پن آ گیا تو ہم بھی میڑھے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں لغو گفتگو اور زبان درازی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

## مسئلہ کشمیر دنیا کی توجہ کا مرکز بن چکا ہے!

قائد اعظم نے کہا تھا کہ ”کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔“ پھر تاریخی جغرافیائی اور تقسیم برصغیر کے ایجنڈے کے مطابق بھی پاکستان کا حصہ ہے۔ یہ مسئلہ انگریز اور ہندو کی سازش سے پیدا ہوا ورنہ تقسیم ہند کے فارمولے میں یہ طے تھا کہ جن ریاستوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہ پاکستان میں شامل ہوں گی۔ مگر بھارت نے ستر سال سے اپنی سات لاکھ خالم ڈوگرہ فوج کے ذریعے جموں و کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی کا سبب مسئلہ کشمیر ہے۔ جب تک یہ تنازعہ حل نہیں ہوتا تعلقات خوشگوار ہو سکتے اور نہ ہی کشیدگی ختم ہو سکتی ہے۔ ستم کی بات یہ ہے کہ تقسیم ہند کے بعد بھارت نے پاکستان کے خلاف تسلسل کے ساتھ جارحیت کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ وہ تین بار جارحیت کا ارتکاب کر چکا ہے۔ سیاحین پر قبضہ پانی کی کمی اور دیگر مسائل شاہد ہیں۔

باخبر لوگ جانتے ہیں کہ تنازعہ کشمیر پون صدی سے لائیکل چلا آ رہا ہے۔ بھارت نے خود ہی یہ مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کیا اور جنگ بند کرنے کی استدعا کی تھی ورنہ مجاہدین تو سری گریک پہنچنے والے تھے۔ چنانچہ اقوام متحدہ نے اپنی قرار دادوں میں یہ طے کر دیا تھا کہ کشمیر کے عوام اپنے مستقبل کا فیصلہ آزادانہ استصواب رائے سے کریں گے۔ اس وقت بھارت کے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے دنیا کے سامنے اقوام متحدہ کی قرار دادوں کو تسلیم کیا تھا کہ کشمیر کا فیصلہ کشمیر کے لوگ کریں گے۔ پھر انہوں نے ۲۶ جنوری ۱۹۵۲ء کو بھارتی پارلیمنٹ میں بھی اس کا اعادہ کیا کہ ہم اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے پابند ہیں۔ کشمیری عوام کو حق خود ارادیت ملے گا۔ ستم کی بات یہ ہے کہ بھارت نے اب ان قرار دادوں کے علی الرغم انٹو انگ کی رٹ لگا رکھی ہے جو سراسر اقوام متحدہ کی قرار دادوں کی خلاف ورزی ہے۔ سکیورٹی کونسل نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ المناک حقیقت یہ ہے کہ اب تک لاکھوں کشمیری حریت پسند اپنی آزادی اور اسلامی تشخص کی بقا کے لیے جام شہادت نوش کر چکے ہیں۔ ہزاروں بہو بیٹیوں کی عصمتیں تار تار ہو چکی ہیں۔ بے شمار نوجوان جیلوں میں محبوس ہیں۔ ان گنت لوگوں کو اپاج اور معذور بنا دیا گیا ہے۔ تین ماہ سے پوری وادی میں کر فیو نافذ رکھا ہے۔ انسان کے بنیادی حقوق پامال ہو چکے ہیں۔ اس کے باوجود کشمیری مسلمانوں کا جذبہ آزادی کم نہیں ہوا۔ وہ آج بھی پاکستان کے سبز پرچموں کے ساتھ اسی جذبہ سے سرشار ہو کر قربانی سے دریغ نہیں کرتے۔

مظفر وانی کی شہادت نے تحریک آزادی کو نئے جذبوں سے آشنا کر دیا ہے۔ لوگ سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔ اسی طرح کشمیر کا سلگتا ہوا مسئلہ دنیا کی توجہ کا مرکز بن چکا ہے۔ چنانچہ بھارت کا پاکستان پر جنگ مسلط کرنے اور دیگر مسائل پر غور و فکر کے لیے وزیر اعظم نے پارلیمانی جماعتوں کا اجلاس طلب کر لیا تھا۔ نیز قومی سلامتی کمیٹی کے اجلاس میں بھی ملکی دفاع کے نقطہ نظر سے بھی اہم فیصلے کیے گئے۔ اجلاس میں متفقہ طور پر کشمیری حریت پسندوں کے ساتھ اظہار یکجہتی نے ان کے حوصلے مزید بلند کر دیئے ہیں۔

وزیر اعظم کی سربراہی میں منعقدہ پارلیمانی جماعتوں کے اجلاس کے بعد جاری ہونے والے اعلامیہ میں بھارت کے لیے سخت پیغام ہے کہ ہمسایہ ملک کی جارحیت کے خلاف اور ملکی سلامتی کے لیے پوری قوم متحد ہے۔ اعلامیہ کے چند نکات درج ذیل بھی ہیں:

- بھارت کا پانی کو بطور ہتھیار استعمال کرنے کے بھارتی اقدام اور اس کے سرجیکل سٹرائیکس کے ڈراموں کو مسترد کر دیا۔
- کشمیریوں کی شہادتوں کو خراج تحسین پیش کیا اور پاک فوج کے جرات مندانہ کردار کو سراہا گیا۔
- کشمیر کے موقف پر قائم رہتے ہوئے کشمیریوں کی سیاسی سفارتی اور اخلاقی حمایت جاری رکھیں گے۔

مدیر اعلیٰ  
بشیر انصاری  
ایم اے

☆ مجلس  
☆ ادارت  
☆ جناب پروفیسر عبدالغفور راشد  
☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لدیانی  
اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن وحدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام ومسائل
- 6 ماہو محرم..... خیال سال..... (خلعہ حرم)
- 8 شمس و قمر کا نظام..... اللہ کی وحید کا ترجمان
- 12 اسلام دین اعتدال
- 16 سیدنا طفیل بن عمرو الدؤلی کی ہستی
- 19 سعودی عرب کے خلاف امریکی کامیابی کا فیصلہ
- 20 پاکستان کا مطلب کیا..... لا الہ الا اللہ
- 22 غیرت کے نام پر قتل..... اور نیا قانون
- 25 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر نام  
اور ترسیل ذریعہ کے نام کی جائے

پتہ: ہفت روزہ ”اہل تشدد“ چک اہل تشدد

(المعرفہ قیچک) 106۔ راہی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 فیکس: 042-37720257

E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ ذریعہ تعاون بھیجنے کے لیے

میران بیگ راجی کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

بدل اشتراک

سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ دی پی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
نی پیرچہ	20/- روپے

پروفیسر سجاد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”اسٹریٹجی ان“ شاہ خالد ناؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راہی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

- اقوام متحدہ کو بھارت کی کشمیر میں جارحیت کا از خود نوٹس لینا چاہیے۔  
○ پاکستان کی سالمیت کے تحفظ کے لیے پاکستانی قوم پوری طرح متحد ہے۔

گچی بات یہ ہے کہ پارلیمانی جماعتوں کا مشترکہ اعلامیہ بیس کروڑ عوام کے جذبات کی ترجمانی کرتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کشمیر کے مسئلے کو پوری دنیا کو آگاہ کیا جائے۔ اس کے لیے خصوصی ایجنسی اور سفارتخانوں کے ساتھ ساتھ میڈیا کو بھی مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔

## غیرت کے نام پر قتل کی صورت میں ورثاء کو معافی یا دیت وصول کرنے کے حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے پارلیمنٹ میں غیرت کے نام پر قتل کے حوالے سے پیش کردہ مسودہ قانون پر اپنے تحفظات کا اظہار کر دیا۔  
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے پارلیمنٹ میں غیرت کے نام پر قتل کے حوالے سے پیش کردہ مسودہ قانون پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم اس قانون کی کلی نہیں بلکہ جزوی حمایت کرتے ہیں۔ غیرت کے نام پر قتل کی صورت میں ورثاء کو معافی یا دیت وصول کرنے کے حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا، یہ شریعت اسلامیہ سے کھلا انحراف ہے۔ قانون میں غیرت کی تعریف کرتے ہوئے جن بہت سے جرائم کو یکجا کر دیا گیا ہے، ان سب کا حکم شرعاً ایک نہیں۔ قانون سازی کے لیے جید علما کے ساتھ مشاورت ہونی چاہیے تھی۔ مرکزی دفتر 106 راوی روڈ سے جاری کردہ اعلامیہ میں پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ چند اسلام مخالف این جی اوز غیرت کے نام پر قتل کی آڑ میں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کر رہی ہیں لہذا اس کے تدارک کے لئے بھی حکومت کو مؤثر قانون سازی کرنا ہوگی تاکہ دین اسلام کی روشن تعلیمات کو ہدف تنقید نہ بنایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ نکاح اور شادی کے معاملات میں عورتوں کی بے باکی ہرگز درست نہیں اور اولیا کی سرپرستی ناگزیر ہے البتہ عورتوں پر جبر جائز نہیں بلکہ اولیاء کو ان کی رضامندی معلوم کرنے کے بعد نکاح کے معاملات طے کرنے چاہئیں۔ اولیاء کو اپنی بیٹی کے نکاح میں اس کی رضامندی کا خیال رکھنا چاہیے اور لڑکی کو بھی اپنے اولیاء کی خوشی کو مد نظر رکھنا چاہیے تاہم گھر سے بھاگ کر نکاح کی کوئی ذی شعور حوصلہ افزائی نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ غیرت ایک فطری جذبہ ہے تاہم اس جذبے کو درست اور شریعت کی حدود میں رہنا چاہیے اور اس کے ناجائز استعمال کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہیے۔ بے خیالی، فحاشی وغیرہ کی روک تھام کے لیے قانون سازی ہونی چاہیے۔ غیرت کے جرائم، ایک سابقہ جرم کا رد عمل ہیں، اگر عمل کو کنٹرول کر لیا جائے تو رد عمل میں بھی توازن پیدا کیا جاسکتا ہے۔ غیرت کے نام پر کسی بھی ابتدائی یا سنگین تر صورت میں بھی قانون کو ہاتھ میں لیتے ہوئے قتل نہیں کیا جاسکتا، ایسا کرنا شرعاً ممنوع اور گناہ ہے۔ اعلامیہ میں مزید کہا گیا کہ معاشرے میں قانون ہاتھ میں لینے جیسے واقعات بڑھ جانے کی صورت میں اس کے اسناد کے لیے بھی تعزیری سزا نافذ کی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جرائم غیرت، سابقہ جرائم کا رد عمل ہیں، اس کی قانونی و شرعی حیثیت کا تعین سابقہ جرائم کی روشنی میں ہی ہوگا۔ اگر کوئی غیرت کے نام پر قتل کر بیٹھے تو اس کے سلسلے میں قانونی و شرعی تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ ورثاء کو معافی یا دیت وصول کرنے کے حق سے محروم نہیں کیا جاسکتا، یہ شریعت اسلامیہ سے کھلا انحراف ہے۔ غیرت کے نام پر قتل وغیرہ کی صورت میں بھی شریعت نے اس حق سے انہیں محروم نہیں کیا۔ حدود اللہ کا اسکی روح کے مطابق نفاذ ہی مسائل کا حقیقی خاتمہ کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ صورتحال کی اصل وجہ سماجی تضادات اور قانون و طریقہ اجرا کی الجھنیں ہیں، جن میں مزید شدت پیدا کرنے کی بجائے قانون کو متوازن، اور طریقہ نفاذ کو با مقصد بنا کر مسائل پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

## مشرقی تیمور اور اسکاٹ لینڈ میں ریفرنڈم ہو سکتا ہے تو کشمیر میں کیوں نہیں؟ پروفیسر ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ 12 سال کے بچے کی شہادت بھارتی درندگی کی انتہا ہے۔ مشرقی تیمور اور اسکاٹ لینڈ میں ریفرنڈم ہو سکتا ہے تو کشمیر میں کیوں نہیں؟ کشمیر ایک سلتی ہوئی چنگاری ہے اس کو حل نہ کیا گیا تو جنوبی ایشیا کسی بھی وقت کسی بڑے حادثہ کا شکار ہو سکتا ہے۔ پوری پاکستانی قوم مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم پر دکھی ہے۔ مرکزی دفتر میں علماء کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا محور مسئلہ کشمیر ہے، لیکن آزادی کی تحریکوں کو دہشت گردی قرار دیا جا رہا ہے۔ بھارت 40 سال سے زائد عرصے سے مذاکرات سے فرار حاصل کر رہا ہے، لیکن کشمیر کے معاملے پر ہم اتنے بانجھ کیوں ہیں کہ اپنے موقف سے دنیا کو آگاہ بھی نہیں کر سکتے۔ پاکستانی سیاستدانوں اور حکومت کو مسئلہ کشمیر کے تناظر میں بھارت کے ساتھ اپنا رویہ بدلنا ہوگا۔ ہم آلو، پیاز اور چینی بھارت سے منگواتے ہیں اور دوسروں سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان سے رویہ سخت رکھیں گے۔ بھارت کو اپنی ناراضگی کا احساس دلانا ہوگا۔ مقبوضہ کشمیر کی خراب صورتحال پر پاکستانی پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس کی قرارداد، آل پارٹیز کانفرنس کے اعلامیہ سے جدوجہد آزادی کشمیر کو نئی تقویت ملے گی۔ اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے ادارے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی ظلم و ستم کا فوری نوٹس لیں، کشمیر کے ایشو پر عالمی برادری کی خاموشی سمجھ سے باہر ہے۔



جناب  
مولانا  
حافظ  
ابو عبد الستار احمد  
مرکز الدراسات الاسلامیہ  
سلمان کانون میاں، پتوں، کلاں پاکستان  
فون: 0300-4178626 - 065-2663317  
Email: markaz.dirasat@gmail.com

# احکام و مسائل

## میرا خاوند میری پروا نہیں کرتا

**سوال** میرے شوہر انہماکی نیک سیرت اور پارسا ہیں، لیکن میرے ساتھ ان کا رویہ صحیح نہیں، ہمیشہ ترش روئی سے پیش آتے ہیں اور سنگ دلی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں ان سے علیحدگی اختیار کر لوں یا صبر کر کے ان کے ساتھ رہوں؟

**جواب** خاوند کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ سے اخلاق فاضلہ کا مظاہرہ کرے اور حسن معاشرت کو اپنائے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور ان بیویوں سے حسن معاشرت اختیار کرو۔“ (النساء: ۱۹)

اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا واضح ارشاد ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرتا ہے اور میں اپنے اہل خانہ کے لیے تم سب سے بہتر ہوں۔“ (ابن ماجہ، الکناح: ۱۹۷۷)

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایمان والوں میں کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق و کردار میں سب سے اچھا ہو اور تم میں سے اچھے وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے لیے اچھے ہیں۔“ (مسند امام احمد: ج ۲، ص ۴۷۳)

ایسے حالات میں ہم سائلہ کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ خاوند کی زیادتی پر صبر کرے اور اپنے گھر کو کسی حالت میں نہ چھوڑے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ حالات درست کر دے گا جیسا کہ اس نے اہل ایمان سے وعدہ کر رکھا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور صبر کرو! بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔“ (الانفال: ۹۶)

ایسے حالات کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بایں الفاظ رہنمائی فرمائی ہے: ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کی کوئی راہ پیدا کر دے گا۔“ (الطلاق: ۲)

میاں بیوی کے بہتر تعلقات کے نتیجے میں بچے بھی اچھے اخلاق اور اچھی عادات سیکھتے ہیں اور بڑے ہو کر معاشرے کے لیے بلکہ خود والدین کے لیے بھی رحمت ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر میاں بیوی کے تعلقات خوشگوار نہیں ہیں تو بچوں پر اس کا بُرا اثر ہوتا ہے اور بُری عادات سیکھ کر والدین کے لیے مصیبت کا باعث ہوتے ہیں اور معاشرے میں بھی وہ فتنہ و فساد پیدا کرتے ہیں۔ اس بناء پر ہم میاں کو بھی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے رویے پر نظر ثانی کرے اور اپنے گھریلو حالات کو پرسکون گزارنے کی کوشش کرے۔ واللہ اعلم!

## شوہر کی وفات کے بعد بیوہ کی بے دخلی

**سوال** میرے شوہر ایک حادثہ میں وفات پا چکے ہیں میری کوئی اولاد نہیں۔ اب اس کے بھائی مجھے مکان سے بے دخل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا میرا اس مکان میں حصہ نہیں ہے؟ کتاب و سنت کی روشنی میں اس مسئلے کا حل فرمائیں۔

**جواب** جب شوہر فوت ہوتا ہے تو بیوہ کی دو حالتیں ممکن ہیں:

❖ اگر شوہر کی اولاد ہے تو اسے آٹھواں حصہ ملتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر تمہاری اولاد ہے تو بیوہ اس کا آٹھواں حصہ ہے۔“ (النساء: ۱۲)

❖ اگر اس کی اولاد نہیں تو بیوہ کو چوتھا حصہ ملتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو بیویوں کا چوتھا حصہ ہے۔“ (النساء: ۱۲)

صورت مسئلہ میں بیوہ کا خاوند کی جائیداد سے چوتھا حصہ بنتا ہے شوہر کی وفات کے بعد بیوہ شوہر کی جائیداد میں شریک ہو جاتی ہے اس لیے اسے جبراً بے دخل نہیں کیا جاسکتا۔ مکان اگر قابل تقسیم ہے تو اسے تقسیم کر دیا جائے اور بیوہ کو اس کا حصہ اسلامی دیا جائے اور اگر ناقابل تقسیم ہے تو ورثاء ایک دوسرے کے حصے خرید سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کو کرایہ پر دے سکتے ہیں۔ باری باری رہائش بھی رکھ سکتے ہیں۔ مکان کو فروخت کر کے اس کی رقم بھی تقسیم کی جاسکتی ہے۔ الغرض بیوہ کو مکان سے بے دخل کرنا شرعاً جائز نہیں بلکہ اسے وراثت سے حصہ دینا ضروری ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں اسی طرح عورتوں کے لیے بھی اس مال سے حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں۔ خواہ ترکہ تھوڑا ہو یا زیادہ ہر ایک کا طے شدہ حصہ ہے۔“ (النساء: ۷)

اس آیت کی رو سے بھی بیوہ کو اس کا حصہ دیا جائے۔ اسے مکان سے بے دخل کر کے خاوند کی جائیداد سے محروم کرنا دور جاہلیت کا طریقہ ہے۔ ایک مسلمان کو اس سے اجتناب کرنا

## رضاعی بیعتی سے نکاح

**سوال** میری عمر چھ ماہ کی تھی جب والدہ فوت ہو گئیں میں نے کسی دوسری عورت کا دودھ پیا اب میں چاہتا ہوں کہ اس عورت کی پوتی سے نکاح کر لوں شرعی طور پر مجھے ایسا کرنے کی اجازت ہے وضاحت کریں؟

**جواب** والدہ کے علاوہ کسی بھی دوسری عورت کا دودھ پینا رضاعت کہلاتا ہے۔ حدیث رضاعت کے دواصول ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

❁ کم از کم پانچ مرتبہ دودھ پیا جائے ایک یا دو دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

❁ وہ دودھ مدت رضاعت یعنی دو سال کی عمر میں پیا جائے۔

دودھ پینے کے بعد وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔“ (بخاری، النکاح: ۵۱۰۹)

ایک دوسری حدیث میں ہے: ”اللہ تعالیٰ نے رضاعت کی وجہ سے وہ رشتے حرام کیے ہیں جو اس نے نسب کی وجہ سے حرام کیے ہیں۔“ (مسلم، الرضاع: ۳۵۸۳)

صورت مسئلہ میں سائل نے جس عورت کا دودھ پیا ہے وہ اس کی رضاعی ماں ہے اس کی اولاد اس کے بہن بھائی اس کا خاوند سائل کا رضاعی باپ اور اس کی پوتی سائل کی رضاعی بیعتی ہے۔ اب جس طرح حقیقی بیعتی سے نکاح حرام ہے اسی طرح رضاعی بیعتی سے بھی نکاح حرام ہے۔ قرآن کریم نے صراحت کے ساتھ حقیقی بیعتی سے نکاح کو حرام کیا ہے۔ حدیث کے مطابق دودھ پینے سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔ لہذا کسی صورت میں بھی رضاعی ماں کی پوتی سے نکاح کی اجازت نہیں کیونکہ ماں کی پوتی سائل کی رضاعی بیعتی ہے۔ واللہ اعلم!

## شادی سے پہلے مگتیر سے تعلقات

**سوال** میری مگتھی ہو چکی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ میں اپنی مگتیر کے ساتھ علیحدگی میں گپ شپ کروں اس کے ساتھ چائے وغیرہ پی لوں؟

**جواب** جس عورت سے نکاح کرنا جائز ہے وہ نکاح کرنے کے بعد اس کی بیوی بنتی ہے صرف مگتھی سے بیوی نہیں بنتی۔ کیونکہ مگتھی نکاح نہیں بلکہ وعدہ نکاح ہے جو کسی وقت بھی ختم ہو سکتا ہے۔ عقد نکاح سے قبل کسی قسم کے تعلقات قائم کرنا شرعاً جائز نہیں۔ حدیث میں اس کی سخت ممانعت ہے کہ انسان کسی غیر محرم عورت سے گفتگو گپ شپ نظر بازی یا خلوت گزینی کے ذریعہ لطف اندوز ہو۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ اس کے محرم کے بغیر خلوت اختیار نہ کرے اور کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔“ (بخاری، الجہاد: ۳۰۰۶)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”جب کوئی آدمی کسی اجنبی عورت کے ساتھ علیحدگی میں ہوتا ہے تو ان دونوں میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔“

(ترمذی، الادب: ۲۷۹۶)

صورت مسئلہ میں سائل کو اپنی مگتیر سے خلوت اختیار کرنے کی شرعاً اجازت نہیں البتہ نکاح سے پہلے اسے ایک نظر دیکھنے میں چنداں قباحت نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

”جب تم میں سے کوئی عورت کو پیغام نکاح بھیجے تو پھر اگر وہ اس کے داعیہ نکاح یعنی شکل و صورت کو دیکھنا چاہے تو دیکھ لے۔“ (ابوداؤد، النکاح: ۲۰۸۲)

اس حدیث کے راوی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ حدیث کو بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں: ”پھر میں نے ایک لڑکی کے لیے پیغام نکاح بھیجا میں اس کے لیے چھا کرتا تھا حتیٰ کہ میں نے اسے

دیکھ لیا جس سے مجھے اس کے ساتھ نکاح کرنے کی رغبت ہوئی چنانچہ میں نے اس سے شادی کر لی۔“

اس دیکھنے سے مراد اتفاقاً چلتی نظر سے دیکھنا ہے جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے خود بیان کیا ہے لیکن ہماری تہذیب نے اسے غلط رنگ دیا ہے۔ ہمارے ہاں نوجوان لڑکے لڑکی کا

اس بہانے تنہائی میں ملاقاتیں کرنا، سیر و تفریح کے لیے جانا، خریداری کرنا، کسی پارک میں چائے پینا، گپ شپ کرنا یا فون پر گھنٹوں باتیں کرتے رہنا شریعت اس امر کی اجازت نہیں

دیتی۔ قبل از نکاح اس طرح کی ملاقاتیں حرام ہیں کیونکہ قبل از نکاح مگتیر ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہی ہوتے ہیں۔ لہذا سوال میں ذکر کردہ اشیاء حرام اور ناجائز ہیں۔ واللہ اعلم!



# ماہِ محرم: نیا سال اسلامی تعلیمات

امام مسجد الحرام  
فضیلہ الشیخ  
ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالحسن  
البعجان

متروم — جناب عبدالقیوم عبدالستار — قلمی — جناب حافظ یوسف سراج — تاریخ — 6 محرم الحرام 1437ھ / 17 اکتوبر 2016ء

حمد و ثناء کے بعد:

بندگانِ خدا! میں تمہیں اور اپنے آپ کو ہر سرگوشی اور تنہائی میں خوفِ خدا کی نصیحت کرتا ہوں، کیونکہ شروع سے آخر تک تمام لوگوں کیلئے یہ اللہ کی طرف سے بھی نصیحت ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِیْنَ اٰوْتُوْا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِیَّاكُمْ اَنْ اَتَّقُوْا اللّٰهَ﴾ (النساء: 131)

”آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کا ہے، تم سے پہلے جن کو ہم نے کتاب دی تھی انہیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت

کرتے ہیں کہ خدا سے ڈرتے ہوئے کام کرو۔“

اللہ تمہیں اپنی رحمتوں سے نوازے۔ تم یہ بھی جان لو! وقتِ تیزی سے گزر رہا ہے اور ایک سال ختم ہوا جو گزر گیا وہ پھر کبھی نہیں آئے گا۔

اے بندہ خدا! گزرنے والا ہر لمحہ تجھے روزِ قیامت کے قریب کر رہا ہے۔ تجھے دنیا کی جدائی اور قبر کے قریب لے جا رہا ہے۔ وقت کو غنیمت جانو، اللہ کی طرف سے محاسبہ کئے جانے سے پہلے تم خود اپنا محاسبہ کر لو۔ اللہ کے سامنے تم نے پیش ہونا ہے اس بہت بڑی پیشی کیلئے اپنے آپ کو تیار کرو۔ جس نے دنیا میں اپنا محاسبہ کر لیا، قیامت کے دن اس کا حساب آسان ہوگا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا تَقْیٰی مَوٰا لَ اَنْفُسُکُمْ مِّنْ حٰثِرٍ تَچِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَبِیْرٌ اَعْلَمُ اَجْرًا﴾ (الزمر: 20)

”جو کچھ بھلائی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں موجود پاؤ گے، وہی زیادہ بہتر ہے اور اس کا اجر بہت بڑا ہے۔“

اے اہل اسلام! تم نئے سال میں داخل ہو چکے ہو۔ سال کا پہلا مہینہ حرمت والا ہے اور آخری مہینہ بھی

حرمت والا ہے۔ اس سال کے آغاز پر اور پھر سارا سال اللہ تعالیٰ تمہیں خوشیوں سے نوازے۔ اس کے سارے لمحے اور تمام وقت تمہارے لیے بابرکت بنائے۔

محرم کا مہینہ حرمت والے مہینوں میں سے ہے، حرمت والے مہینوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اَشْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذٰلِكَ الْیَمِیْنُ الْقَدِیْمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْہِمْ اَنْفُسُکُمْ﴾ (التوبة: 36)

”حقیقت یہ ہے کہ مہینوں کی تعداد جب سے اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اللہ کی تحریر میں

**حسن بصری ؓ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سال کا آغاز بھی حرمت والے مہینے سے کیا ہے اور اختتام بھی حرمت والے مہینے سے۔ رمضان المبارک کے بعد سب سے زیادہ فضیلت ماہِ محرم کی ہے۔**

بارہ ہی ہے، اور ان میں سے چار مہینے حرام ہیں یہی ٹھیک ضابطہ ہے لہذا ان چار مہینوں میں اپنے اوپر ظلم نہ کرو۔“

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ کی اطاعت اور اس کے احکامات کو تسلیم کر کے نئے سال کا استقبال کرے۔ اللہ رب العزت سے ہونیوالی ملاقات کی تیاری کر کے اور حرمت والے مہینوں کی حرمت اور فضیلت کو سمجھ کر نئے سال کا آغاز کرے۔

حسن بصری ؓ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سال کا آغاز بھی حرمت والے مہینے سے کیا ہے اور اختتام بھی حرمت والے مہینے سے۔ رمضان المبارک کے بعد سب سے زیادہ فضیلت ماہِ محرم کی ہے۔

بندگانِ الہی! رسول اللہ ﷺ نے ماہِ محرم میں نقلی روزوں کی تلقین فرمائی ہے، اس فضیلت کو حاصل کرنے کیلئے تمہیں بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ صحیح مسلم میں سیدنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”رمضان المبارک کے بعد افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد بہترین نمازرات کے وقت پڑھی جانے والی نماز ہے۔“

اے اہل اسلام! اکثر علماء کرام کہتے ہیں کہ حرمت والے چار مہینوں میں ماہِ محرم زیادہ فضیلت والا ہے۔ اس مہینے کی عظمت اور صحابہ کرام کے دلوں میں اس کے احترام کی وجہ سے ہجری سال کی ابتداء اسی سے کی گئی ہے۔ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں لوگوں کو جمع کر کے ان سے مشورہ کیا کہ ہم تاریخ کی ابتداء کہاں سے کریں؟

کسی نے رائے دی کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت والے دن سے کریں، کسی نے کہا کہ جس دن آپ ﷺ کو رسول بنایا گیا اس دن سے کریں، کسی نے آپ ﷺ کے ہجرت والے دن کا کہا تو کسی نے مشورہ دیا کہ جس

دن آپ ﷺ نے وفات پائی اس دن سے تاریخ کا آغاز کریں۔

یہ تمام باتیں سننے کے بعد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بہتر لگا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی ہجرت سے اپنی تاریخ کی ابتداء کریں۔ کیونکہ ہجرت کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل کو جدا جدا کیا اور اسی ہجرت سے مسلمانوں کی مستقل حیثیت کو تسلیم کیا گیا۔

اس کے بعد سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام سے یہ مشورہ کیا کہ کون سے مہینے سے وہ سال کی ابتداء کریں۔ تو کسی نے رائے دی کہ ربیع الاول سے کریں، کیونکہ اسی مہینے میں رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ کسی نے رمضان المبارک سے سال شروع کرنے کا مشورہ دیا۔ لیکن سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان بن عفان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ سال کی ابتداء محرم کے مہینے سے ہونی چاہیے۔ کیونکہ یہ

حرمت والا مہینہ ہے اور اس سے پہلے ذوالحجہ بھی حرمت والا مہینہ ہے اور تمام لوگوں نے ان کے فیصلے کو تسلیم کیا۔  
اللہ تعالیٰ سیدنا عمر اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہما سے راضی ہو۔

اس نئے سال میں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو عزت اور غلبہ عطا فرمائے۔ انہیں اپنی نصرت اور مدد سے نوازے، ان کے دلوں میں ایک دوسرے کیلئے الفت پیدا فرمادے۔ انہیں کلمہ حق پر جمع کر دے اور ان کی صفوں میں اتحاد پیدا فرمادے۔ اے بندہ خدا! تجھے لبو و لعب اور کھیل کود کیلئے نہیں پیدا کیا گیا اور نہ ہی صرف سونے، کھانے اور غفلت برتنے کیلئے پیدا کیا گیا ہے۔ تو جلدی جلدی اپنے آپ کو ان بیماریوں سے دور کرے۔ وقت کے گزر جانے سے پہلے پہلے اس سے بھرپور فائدہ اٹھالے اور اس آدمی کی طرح نہ ہو جائے ان شعروں میں مخاطب کیا گیا ہے۔ (ترجمہ)

سال کے تمام مہینے تو نے کھیل کود اور غفلت میں گزار دیئے، جب محرم آیا تو تو نے اس کا احترام بھی نہیں کیا، نہ ہی تو نے رجب کا پورا حق ادا کیا، نہ ہی تو نے روزوں والے مہینے کے پورے روزے

رکھے۔ نہ تو نے عشرہ ذوالحجہ کی راتوں کی پروا کی۔ نہ تو نے ان میں قیام کیا اور نہ ہی احرام باندھا۔ (یعنی حج بھی نہیں کیا)۔ کیا اب تیرے لیے ممکن ہے کہ تو عبرت حاصل کرے اور اپنے گناہوں کو مٹانے کی کوشش کرے، شرمندگی اور حسرت کا اظہار کرتے ہوئے تو روئے اور آنسو بہائے۔ تو نئے سال کا آغاز توبہ سے کرے۔ شاید یہ توبہ تیرے پچھلے گناہوں کو مٹا دے۔ ارشاد باری ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُؤْكَلْهُم مَّا مَلَكَتْ أَيْدِيكُمْ وَلَا ذُرِّيَّتُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝ وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِمَّنْ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَنَّ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقْتُ ۚ وَأَكُن مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ وَكَفَىٰ يُوْخَرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ۚ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝﴾

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہارے مال اور تمہاری اولادیں تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر

ویں جو لوگ ایسا کریں وہی خسارے میں رہنے والے ہیں۔ جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے اور اُس وقت وہ کہے کہ اے میرے رب! کیوں نہ تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور دے دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالح لوگوں میں شامل ہو جاتا۔ حالانکہ جب کسی کی مہلت عمل پوری ہونے کا وقت آ جاتا ہے تو اللہ اُس کو ہرگز مزید مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سے باخبر ہے۔“

### دوسرا خطبہ

عاشوراء کا دن دس محرم کا دن ہے، یہ عظمت اور فضیلت والا دن ہے۔ یہ تاریخی اور دینی خصوصیات کا حامل دن ہے، ان خصوصیات میں سے ایک اس دن کا روزہ ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اس دن کا روزہ رکھتے تھے، قریش

**بندگانِ خدا! افضل عمل یہ ہے کہ یہودیوں کی مخالفت کرتے ہوئے دسویں محرم سے ایک دن پہلے بھی روزہ رکھنا چاہیے۔ جو آدمی نو محرم کا روزہ نہ رکھ سکے اسے دسویں کا روزہ ضرور رکھنا چاہیے۔**

مکہ بھی اس دن روزہ رکھتے تھے۔ جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے اس سے اگلے برس اس دن کا روزہ رکھا اور یہ روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا۔

جب رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو عاشوراء کے روزے کی فرضیت منسوخ کر دی گئی۔ البتہ اس کے روزے کا مستحب ہونا باقی رہا۔

بخاری و مسلم میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ یہودی عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ جب ان سے وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ اسی دن اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا کیا تھا۔ اسی لئے ہم اس دن کو عظیم سمجھتے ہوئے روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہم ان یہودیوں کی نسبت موسیٰ کے زیادہ قریب ہیں۔ سو تم بھی اس دن کا روزہ رکھو۔“

صحیح بخاری میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی دن کا روزہ تلاش کرتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے یوم عاشوراء کے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے امید ہے کہ عرفہ کے دن روزے رکھنے سے اللہ تعالیٰ پہلے اور بعد کے ایک ایک سال کے گناہ معاف کر دے گا اور عاشوراء کا روزہ رکھنے سے پچھلے ایک سال کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔“

نبی ﷺ کو آخری عمر میں پتہ چلا کہ یہودی عاشوراء کے دن کو عید سمجھتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ آئندہ برس 10 محرم کے ساتھ 9 کا روزہ بھی رکھیں گے مگر اگلے سال کو پانے میں موت رکاوٹ بن گئی۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی صحیح مسلم میں روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے دسویں محرم کا روزہ رکھا اور یہ روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا تو صحابہ کرام نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ! اس دن کی تعظیم تو یہودی اور عیسائی کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”ان شاء اللہ! آئندہ سال ہم نویں محرم کو بھی اس کے ساتھ ملا لیں گے مگر آئندہ سال کے آنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔“

بندگانِ خدا! افضل عمل یہ ہے کہ یہودیوں کی مخالفت کرتے ہوئے دسویں محرم سے ایک دن پہلے بھی روزہ رکھنا چاہیے۔ جو آدمی نو محرم کا روزہ نہ رکھ سکے اسے دسویں کا روزہ ضرور رکھنا چاہیے۔

عاشوراء کے دن کی خصوصیات میں سے ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو فرعون سے نجات دی تھی۔ فرعون اور اس کی قوم کو ہلاک کیا، اسی لئے سیدنا موسیٰ اور بنی اسرائیل نے شکر ادا کرنے کیلئے روزہ رکھا اور نبی ﷺ نے بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کیلئے روزہ رکھا۔

اللہ رب العزت سے ہماری یہ دعا ہے کہ یہ روزہ رکھنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ سرحدوں پر ہمارے فوجی جوانوں کی اسی طرح مدد فرمائے جس طرح موسیٰ علیہ السلام کی فرعون پر مدد کی۔

اے مسلم اقوام! اس دن کی خصوصیات یہی ہیں مگر جھوٹ گھڑنے والوں نے اس دن کے متعلق بہت سے



ہے۔ یہ اس بات کی بھی واضح اور غوس دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی موت کے بعد انہیں زندہ کرنے پر قادر ہے اور ان سے حساب لے گا۔

”کیا دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ نے کس طرح تہہ بہ تہہ سات آسمان بنائے ہیں اور ان میں چاند کو روشن اور سورج کو چمکا ہوا چراغ بنایا ہے۔“ (نوح: ۱۵، ۱۶)

”اللہ ہی صبح کو پھاڑ کر نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو آرام کے لیے، سورج اور چاند کو حساب لگانے کا ذریعہ بنایا۔ یہ نہایت غالب، سب کچھ جاننے والے کا مقرر کردہ ہے۔“ (الانعام: ۹۶)

جو ذات ”خالق الاصباح“ ہے وہی غم اور خوف کے پردے چاک کرتا اور ہر قسم کی مشکلات دور فرما کر اپنے بندے کی حفاظت کرتا ہے۔ وہی ہے جس نے ہر چیز کا آغاز پھاڑنے کے عمل سے کیا ہے۔ انسان اور چوپائے کا بچہ رحم مادر اور جانور کا بچہ اڑنے کو پھاڑ کر نکلتا ہے، نباتات زمین کے سینے کو چر کر نکلتی ہیں، ہمارے ہاتھ پاؤں اور ہڈیاں بنی ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو بھی ایک دوسرے سے پھاڑ کر الگ کیا ہے۔ (الانعام: ۳۰) اور قیامت کے دن مردے بھی زمین کے چھینے سے باہر نکلیں گے۔

”وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ اللَّيْلِ وَلَكُمُ الْقُرْآنُ مَنَاسِكُ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“

”اور وہی ذات ہے جس نے تمہارے لیے ستارے بنائے تاکہ تم ان سے بحرہ و برکی تاریکیوں میں راستہ پاؤ۔ ہم نے جاننے والوں کے لیے آیات کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔“ (الانعام: ۹۷)

چاہے انسان پر کائنات کے راز کس قدر مشکف ہو جائیں مگر یہ حقیقت ہر دور میں اپنا آپ منواتی رہے گی کہ انسان کے تیار کردہ آلات جس مقام پر ناکام ہو جائیں وہاں وقت کا بچہ چلتا، موسموں کا حال معلوم کرنا، ہمارے اور آندھی کا اندازہ لگانا یا مخصوص رات کے وقت راستے کا تعین کرنا ستاروں سے رہنمائی لیے بغیر ممکن نہیں۔ ستاروں کا علم بہت وسیع اور حیرت انگیز ہے۔ ہر فرد کرنے والا اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ اس کا راز خانہ حیات کے پیچھے ایک عظیم و وسیع کی قدرت اور حکم کا دروازہ ہے۔ جو تمام کمزوریوں کی رفتار اور گردش کا انتظام کرتا ہے اور انہیں آپس کے تصادم سے بچاتا ہے۔ یہ کسی اتفاق کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کے پیچھے قادر مطلق کی قدرت کام کر رہی ہے۔ اسی لیے اس آیت کے آخر میں



جن کے ناموں کی تصریح کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور ربیعہ کا مہینہ ہے گویا کہ اسلامی سال کا گیارہواں، بارہواں، پہلا مہینہ محرم اور ساتواں مہینہ ربیعہ حرمت والے ہیں۔ یاد رہے کہ اسلامی جنتری اور کیلنڈر قمری حساب پر مرتب ہوتا ہے اور اسلامی عبادات کے شمار اور حساب کا دارومدار بھی چاند کے حساب پر رکھا گیا ہے۔ جب مسلمان سیاسی اعتبار سے دنیا میں غالب تھے تو ان کے حساب و کتاب کا معیار قمری مہینہ ہوا کرتا تھا۔ لیکن جب سے یہ سیاسی اعتبار سے پسپا ہوئے تو ان کا تہذیب و تمدن اور حساب و کتاب کا شمار اور معیار بھی پسپائی اختیار کرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ آج عام مسلمان ہی نہیں بلکہ دینی طبقہ بھی اپنی تقویم کو فراموش کر چکا ہے۔

”اللہ ہی صبح کو پھاڑ کر نکالنے والا ہے اور اس نے رات کو آرام کے لیے، سورج اور چاند کو حساب لگانے کا ذریعہ بنایا۔ یہ نہایت غالب، سب کچھ جاننے والے کا مقرر کردہ ہے۔“

حالانکہ ہماری زندگی کے لمحات اور ایام شمس و قمری حساب سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قمری حساب پر مشتمل ہیں۔ ایک معمولی مثل رکھنے والا انسان غور کرے تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس نظام کو بنانے اور چلانے والا کوئی نہیں۔ جب چاند اور سورج جیسے عظیم سیارے ہرات اور بدن کا تسلسل اللہ تعالیٰ کی قدرت اور قبضہ میں ہے اور وہی رات دن کو ایک دوسرے کے پیچھے لاتا ہے۔ کبھی رات طویل تر ہوجاتی ہے اور کبھی دن رات کے وجود کو چھوٹا کر دیتا ہے۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ وقت کے اعتبار سے رات اور دن برابر ہو جاتے ہیں۔ اسی نظام کے مطابق ہی انسان کی زندگی ہے۔ پہلے چھوٹا ہوتا ہے پھر جوان ہو کر پھر مصلحتوں کا بندھن بن جاتا ہے۔ آخر عمر میں بچوں کی طرح کمزور اور دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کبھی تندرستی اور کبھی بیماری، کبھی خوشحالی اور غمگینی ہے یہ ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہیں۔ گویا کہ شمس و قمر کا غروب اور طلوع ہونا زندگی اور موت اور مہر کر جی اٹھنے کی واضح دلیل

اور شاد باری تعالیٰ ہے:

”وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ“ (یونس: ۵)

”وہی ہے جس نے سورج کو تیز روشنی والا اور چاند کو نور بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حسب معلوم کرو۔ اللہ نے ان چیزوں کو ہر مقصد پیدا کیا ہے۔ وہ اپنی آیات کو ان لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتا ہے جو جانتے ہیں۔“

وہی ایک ذات ہے جس نے شمس و قمر اور لیل و نہار بنائے اسی نے سورج کو روشنی دی اور چاند کو چاندنی عطا فرمائی۔ سورج کی روشنی سرخ، تیز اور گرم ہوتی ہے۔ چاند کی روشنی سفید، ٹھنڈی اور پر کشش ہوتی ہے۔ جس بنا پر کچھ فصلیں سورج کی تیز روشنی میں اور کچھ فصلیں چاند کی پر کشش روشنی میں بچی اور تیار ہوتی ہیں۔ دنیا کو دونوں قسم کی روشنی کی ضرورت تھی اور ہے جس کا دائمی انتظام کر دیا گیا ہے۔ چاند اور سورج دو ہیں لیکن خبر واحد لائی گئی۔ جس میں اشارہ ہے کہ تم چاند کے حساب سے اپنے معاملات طے کرو۔ اسی لیے مسلمانوں کی تقویم (ہجری کیلنڈر) کی بنیاد چاند پر رکھی گئی ہے۔ سورج اور چاند کی منازل متعین کیں جن پر وہ دن رات سر کرتے ہیں۔ مسلمان چاند کے آنے جانے کے مطابق اپنی زندگی کا حساب و کتاب اور دینی معاملات چلاتے ہیں اس طرح رمضان کے روزے، حج کی ادائیگی، عیدین کا تعین یہ تمام امور شمس و قمری حساب کی بجائے قمری حساب کی بنیاد پر مقرر اور ادا کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”بے شک اللہ کے نزدیک اس کی کتاب میں تمہیں کی تعداد بارہ ہے جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ان میں سے چار حرمت والے ہیں یہی قائم رہنے والا دین ہے۔“ (انعام: ۳۶)

فرمایا ہے کہ جاننے والوں کے لیے ہم نے آیات کی تفصیل بیان کر دی ہے۔

علم نجوم کے بارے میں صرف ان پڑھ ہی نہیں بلکہ اچھے بھلے تعلیم یافتہ لوگ بھی تو ہم پرستی کا فکار ہیں۔ یہ لوگ اس بیماری کا اس قدر فکار ہیں کہ پامثلوں اور علم نجوم جاننے والوں کے پاس جا کر انگوٹھی کا کھیمہ، گاڑی کی نمبر پلیٹ، شادی یا کسی تقریب کا دن مقرر کرنے کیلئے مارے مارے پھرتے ہیں تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ ان کیلئے کون سے دن اور کس چیز میں برکت رکھی گئی ہے۔ حالانکہ رحمت اور رحمت، برکت اور نحوست صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ انہیں وہی نازل کرتا ہے اور انکے نازل ہونے کے اوقات جانتا ہے۔ کوئی چیز اپنی ذات میں نہ منحوس ہو سکتی ہے اور نہ ہی برکت کا سرچشمہ۔ اسلام نے ان توہمات سے بچنے کے لیے علم نجوم پر اعتقاد رکھنے کو کفر کے مترادف قرار دیا ہے جس سے پچھا مسلمان کا فرض ہے۔

”حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر رات کے وقت بارش ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد فرمایا: آج کچھ لوگ ابر باران کی وجہ سے ہدایت یافتہ ٹھہرے اور کچھ لوگ اسی بارش کی وجہ سے گمراہی کے گھاٹ اتر گئے۔ صحابہ کے استفسار پر وضاحت فرمائی کہ جن لوگوں نے یہ عقیدہ ٹھہرایا کہ بارش ستاروں کی وجہ سے ہوئی ہے وہ گمراہ ہو گئے اور جنہوں نے بارش کو اللہ کی رحمت اور فضل قرار دیا وہ ہدایت پر قائم رہے۔“ (صحیح مسلم باب بیان کلمہ من قال ینزلنا یا نزل)

ارشاد نبوی ہے:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنْ يَكُنْ مِنَ الشُّومِ شَيْءٌ حَقَّ فَقَى الْقُرْسِ وَالْمَرَأَةُ وَالْذَّارُ (صحيح مسلم: باب الطَّيْبَةِ وَالْفَالِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ مِنَ الشُّومِ)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جو کسی چیز میں نحوست ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔“ یعنی حقیقی طور پر کسی چیز میں نحوست نہیں ہے۔

ترقی یافتہ اقوام اپنے مقابلے میں دوسروں کو اجڑا جاہل اور غیر مہذب تصور کرتی ہیں۔ بالخصوص مسلمانوں کے بارے میں ان کا پروپیگنڈا ہے کہ مسلمان غیر مہذب، ان پڑھ اور بنیاد پرست لوگ ہیں۔ حالانکہ اسلام ہی وہ دین ہے

جس نے ان فرسودہ خیالات اور تصورات کی نہ صرف حوصلہ شکنی کی بلکہ انکی مکمل نفی کی ہے۔ ستاروں اور چاند کو مسخر کرنے کا دعوے کرنے والی اقوام نہ صرف جاہلانہ تصورات رکھتی ہیں بلکہ انہوں نے ہفتے کے ایام کو ان بزج اور سیاروں کی طرف منسوب کر رکھا ہے اور ہفتے کے ایام کے نام بھی ستاروں اور سیاروں پر رکھے ہوئے ہیں:-

- ۱۔ Sun-day (سورج کا دن)
- ۲۔ Mon-day (چاند کا دن) Moon کا مخفف ہے۔
- ۳۔ Tues-day (مرخ کا دن)۔ یہ (Tues) فرانسیسی زبان کے لفظ (Mars) کا ترجمہ ہے۔
- ۴۔ Wednes-day (عطارد کا دن) کیونکہ Wednes کا لفظ فرانسیسی لفظ Mercury کا ترجمہ ہے۔ اور فرانسیسی زبان میں Mercury سیارہ عطارد کو کہا جاتا ہے۔

- ۵۔ Thurs-day (مغربی لفت میں "Thurs" مشتری سیارے کو کہتے ہیں۔ یعنی "مشتری کا دن")
- ۶۔ Fri-day (زہرہ کا دن)
- ۷۔ Satur-day (زحل کا دن) زحل کو انگریزی زبان میں Satum کہتے ہیں۔

قرآن مجید نے لوگوں کو ان باطل تصورات اور توہمات سے بچانے کے لیے یہ حقیقت بتلائی اور سمجھائی کہ اللہ تعالیٰ نے ستاروں اور سیاروں کو تمہاری خدمت، آسمان کی حفاظت اور اس کے حسن و جمال کے لیے پیدا کیا ہے ان کا تمہاری تقدیر اور نفع و نقصان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں نبی ﷺ کی یہ حدیث پہنچی کہ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے عاجزی کے ساتھ اپنے پر ہلاتے ہیں جس طرح چٹان پر کوئی چیز گھسنے سے آواز نکلتی ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس حدیث کے بارے میں یوں فرماتے ہیں کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا نفاذ کرتے ہیں جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں: آپ کے رب نے کیا فرمایا؟ دوسرا فرشتہ کہتا ہے کہ جو فرمایا حق فرمایا وہ سب سے بلند و بالا ہے۔ شیاطین اس سے چوری چھپے کچھ سن لیتے ہیں۔ ان کے سننے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے کندھوں پر سوار ہوتے ہوئے آسمان تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بیان کرنے والے راوی سفیان نے اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے کے اوپر رکھتے ہوئے یہ ذکر کیا۔ کئی مرتبہ سننے والے شیطان پر شہاب ثاقب پڑتا ہے اس سے پہلے کہ وہ

اُس بات کو اپنے ساتھی تک پہنچائے وہ اس کو جلا دیتا ہے اور بسا اوقات شہاب ثاقب اُسے نہیں لگتا۔ اس وقت تک وہ شیطان اُسے نیچے والوں تک پہنچا چکا ہوتا ہے۔ یہ بات چلتے چلتے زمین والوں تک پہنچ جاتی ہے۔ تابعی حضرت ابو سفیان کہتے ہیں کہ اُسے شیاطین جادوگر کے دماغ میں القاء کرتے ہیں۔ وہ اُس کے ساتھ سو جھوٹ ملاتا ہے، اُس کی ایک سچی بات کی وجہ سے اُس کی تصدیق کی جاتی ہے۔ وہ لوگوں سے کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں موقع پر تمہیں فلاں فلاں بات نہیں بتلائی تھی؟ جو جگہ ثابت ہوئی تھی اس لیے کہ وہ بات اسے شیاطین کے ذریعے آسمان سے پہنچی تھی۔“ (رواہ البخاری باب قَوْلِهِ إِلَّا مَنْ اسْتَرَقَّ السَّمْعَ فَأَتَيْتُهُ شَهَابًا مُبِينًا)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ زَيَّفْنَا السَّمَاءَ الذِّكْرَ بِمَصَابِيحِهِمْ وَجَعَلْنَاهُمْ رُجُومًا لِلشَّيْطَانِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ﴾ (الکہ: ۵۲:۳)

”بے شک ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے خوبصورت بنایا اور انہیں شیاطین کو مار بھگانے کا ذریعہ بنایا ہے، ہم نے شیطانوں کے لیے بھڑکی ہوئی آگ تیار کی ہے۔“

”وہ آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور ان چیزوں کا بھی جوان دونوں کے درمیان ہیں اور مشرقوں کا بھی رب ہے۔ بلاشبہ ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین کیا اور اسے ہر سرکش شیطان سے محفوظ بنا دیا۔ وہ عالم بالا کی باتیں نہیں سن سکتے کیوں کہ ان پر ہر طرف سے شہاب پڑتے ہیں تاکہ وہ بھاگ جائیں اور ان کے لیے دائمی سزا ہے۔“ [الصافات: ۹۵:۳]

دوسرے مقام پر قرآن مجید میں یوں ارشاد ہوا:

”اور یقیناً ہم نے آسمان میں برج بنائے اور اسے دیکھنے والوں کے لیے خوبصورت بنایا ہے اور اس کی ہر شیطان مردود سے حفاظت کی ہے۔ جو کوئی سنی ہوئی بات چرا لے تو ایک بھٹکتا ہوا شعلہ اس کا تعاقب کرتا ہے۔“ (الحجر: ۱۶-۱۸)

خالق کائنات کا ارشاد ہے کہ ہم نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لیے آسمان کو خوبصورت بنایا اور شیطان مردود سے اسے محفوظ کر دیا۔ اگر کوئی شیطان چوری چھپے سنا چاہے تو ایک روشن اور بھڑکتا ہوا شعلہ اس کا تعاقب کرتا ہے۔ پرانے زمانے کے اہل بیت یعنی فلکیات کا علم رکھنے والوں نے آسمان دنیا کے بارہ برج متعین کیے ہیں مگر

قرآن مجید کے بروج سے مراد وہ بروج نہیں ہیں۔ بروج سے مراد کچھ اہل علم نے پہلے آسمان کے دروازے لیے ہیں جن دروازوں کے ذریعے ملائکہ زمین پر اترتے ہیں اور پھر آسمان میں داخل ہوتے ہیں۔ قرآن مجید کے الفاظ سے یہ نتیجہ اخذ کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بروج سے مراد وہ مقام ہوں جہاں ملائکہ شیطین پر شہاب ثاقب پھینکتے ہیں۔ اکثر اہل علم نے بروج سے مراد ستارے اور سیارے لیے ہیں جن سے آسمان کو خوبصورت اور محفوظ کیا گیا ہے۔

”شہاب مبین“ کے لغوی معنی ”روشن شعلہ“ ہے۔ دوسرے مقام پر قرآن مجید میں اس کے لیے ”شہاب ثاقب“ کا لفظ استعمال ہوا ہے، یعنی ”اندھیرے کو چیرنے والا شعلہ۔“ اس سے مراد ضروری نہیں کہ وہ ٹوٹنے والا تارہ ہی ہو جسے ہماری زبان میں شہاب ثاقب کہا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ شعاعیں ہوں، یعنی کائناتی شعاعیں (Cosmic Rays) یا ان سے بھی زیادہ شدید قسم کی کوئی چیز جو اب تک سائنس دانوں کے علم میں نہ آئی ہو۔ ممکن ہے کہ یہ شہاب ثاقب وہ ہوں جنہیں کبھی کبھی ہماری آنکھیں زمین کی طرف گرتے ہوئے دیکھتی ہیں۔ زمانہ حال کے مشاہدات سے معلوم ہوا ہے کہ دور بین سے دکھائی دینے والے شہاب ثاقب جو فضائے بیسط سے زمین کی طرف آتے ہیں، ان کی تعداد کا اوسط ۱۰ اکرب یومیہ ہے جن میں سے دو کروڑ کے قریب ہر روز زمین کے بالائی خطے میں داخل ہوتے ہیں اور ان میں بمشکل ایک آدھ زمین تک پہنچتا ہے۔ ان کی رفتار بالائی فضا میں کم و بیش ۲۶ میل فی سیکنڈ ہوتی ہے جو بسا اوقات ۵۰ میل فی سیکنڈ تک دیکھی گئی ہے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے ٹوٹنے والے ستاروں کی غیر معمولی بارش دیکھی ہے۔ چنانچہ یہ چیز ریکارڈ پر ہے کہ ۱۳ نومبر ۱۸۳۳ء کو شمالی امریکہ کے مشرقی علاقے میں صرف ایک مقام پر نصف شب سے لے کر صبح تک ۲ لاکھ شہاب ثاقب گرتے ہوئے دیکھے گئے۔ (انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا)

نزول قرآن کے وقت مسلمان جنت سے اس

حقیقت کا یوں اعتراف کیا

”اور یقیناً انسان ہی ایسا ہی خیال کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو کہ اللہ کسی کو دوبارہ نہیں اٹھائے گا اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اسے سخت پہرے دار اور شاہوں سے بھرا ہوا پایا اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ہم سچے کے لیے آسمان کے ٹکٹانوں میں بیٹھا کرتے تھے مگر اب جو سننے کے لئے کان لگاتا ہے تو وہ شہاب کو اپنا بچھا کرتے

ہوئے پاتا ہے۔“ [الحج: ۱۷۱]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَ  
النُّجُومَ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ  
لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ (النحل: ۱۲)

”اور اس نے تمہارے لیے رات، دن، سورج اور چاند کو سخر کر رکھا ہے اور ستارے اس کے حکم کے تابع ہیں۔ اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔“

انسان ہی نہیں دنیا میں بسنے والی ہر چیز کی زندگی، رات اور دن کے حساب سے شمار کی جاتی ہے۔ ہر ذی روح اور ہر چیز پر رات اور دن کے ثبت اور منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ دن کی روشنی اور اس کی تپش کے اپنے اثرات اور فوائد ہیں۔ رات کی تاریکی اور اس کے سکون کے اپنے نتائج ہیں جو ہر جاندار اور غیر جاندار چیز پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ رات اور دن میں سب سے بڑی ”اللہ“ کی قدرت کی نشانی یہ ہے کہ رات کی تاریکی ہر چیز کو اپنے دامن میں چھپا لیتی ہے، ہر ذی روح نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ صبح طلوع ہونے پر تازہ دم ہو کر اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہو جاتا ہے۔ یہی انسان کی موت و حیات کا معاملہ ہے۔ جس طرح نیند کے بعد ہر ذی روح اپنے آپ بیدار ہو جاتا ہے اسی طرح ہی قیامت کے دن صور پھونکنے پر ہر کوئی اپنے اپنے دفن سے نکل کھڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانوں میں سورج اور چاند ایسی نشانیاں ہیں جس کی کائنات میں کوئی نظیر موجود نہیں۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ کائنات کے درمیان ایک کھکشاں ایسی ہے جس کے گرد تمام کھکشائیں چکر کاٹ رہی ہیں۔ ان کا ایک چکر پچیس کروڑ سال میں پورا ہوتا ہے۔

سورج کا وزن دس کرب 19889x کرب فن ہے یعنی زمین سے تقریباً سو تین لاکھ گنا زیادہ اور درجہ حرارت تقریباً ڈیڑھ کروڑ ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔ اس میں 40 لاکھ ٹن ہائیڈروجن گیس فی سیکنڈ استعمال ہوتی ہے اور اس کی سطح کا درجہ حرارت 6000 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔ سورج کی حرارت ابھی چھڑا رب سال کے لیے کافی ہے۔ (واللہ اعلم) سورج جو ہماری زندگی کا سرچشمہ ہے، اس کی حرارت اتنی زیادہ ہے کہ بڑے بڑے پہاڑ بھی اس کے سامنے جل کر راکھ ہو جائیں مگر وہ ہماری زمین سے اتنے مناسب فاصلے پر ہے کہ یہ ”کائناتی آگیشی“ ہمیں ہماری ضرورت سے ذرا بھی زیادہ گرمی نہ دے سکے۔ اگر سورج دگنے فاصلے پر چلا جائے تو زمین پر اتنی سردی پیدا ہو جائے

کہ ہم سب لوگ جم کر برف بن جائیں اور اگر وہ آدھے فاصلے پر آجائے تو زمین پر اتنی حرارت پیدا ہو جائے کہ تمام جاندار اور پودے جل بھن کر خاک ہو جائیں گے۔

چاند ہم سے تقریباً 384,400 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کی بجائے اگر وہ صرف پچاس ہزار کلومیٹر دور ہوتا تو سمندروں میں مد و جزر کی لہریں اتنی بلند ہوتیں کہ تمام کرہ ارض دن میں دو بار پانی میں ڈوب جاتا اور بڑے بڑے پہاڑ موجوں کے ٹکرانے سے رگڑ کر ختم ہو جاتے۔ چاند کی اس مناسب کشش کی وجہ سے سمندروں کا پانی متحرک رہتا ہے اسی وجہ سے پانی صاف ہوتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند کے مدار قائم کر رکھے ہیں جو اپنی اپنی منازل طے کرتے ہوئے طلوع اور غروب کے عمل سے دوچار ہوتے ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ سورج چاند کے مدار میں داخل ہو جائے یا چاند سورج کو پالے۔ نہ معلوم کتنی صدیاں بیت چکیں لیکن چاند اور سورج، رات اور دن ایک دوسرے سے سبقت نہیں کر سکتے اور کبھی ایسا نہیں ہوگا۔

”اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے یہ زبردست عظیم ہستی کا مقرر کیا ہوا حساب ہے اور ہم نے چاند کے لیے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ ان سے گزرتا ہوا وہ کھجور کی سوگی ٹہنی کی مانند ہو جاتا ہے۔ نہ سورج کے بس میں ہے کہ وہ چاند کو پالے اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے سب اپنے اپنے مدار میں چل رہے ہیں۔“ (یس: ۳۷-۴۰)

یہاں سورج کے بارے میں ارشاد ہوا کہ یہ چاند کو نہیں پاسکتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چاند سورج کے آگے آگے چلتا ہے کیونکہ رات پہلے ہوتی ہے اور دن رات کے بعد نمودار ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا تقویمی حساب ہے جو قیامت تک اسی طرح جاری و ساری رہے گا۔ جب اللہ تعالیٰ کا حکم صادر ہوگا تو چاند بے نور ہو کر گر پڑے گا اور سورج اپنی جگہ پر ختم جائے گا۔ چاند اور سورج کے آنے جانے، رات اور دن کی آمد و رفت میں انسان کے لیے ایک ایسا سبق ہے جس سے انسان اپنی موت اور زندگی کے بارے میں سوچ سکتا ہے کہ اسی طرح ہی ایک وقت آئے گا کہ جب میری زندگی کے سورج نے غروب ہونا ہے اور قیامت کے دن مجھے زندہ کیا جانا ہے۔

یہاں سورج کے لیے ”مُسَخَّر“ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اہل علم نے اس کے دو مفہوم اخذ کیے ہیں۔ ایک جماعت کا خیال ہے کہ مستقر سے مراد وہ جائے استقرار ہے جہاں کچھ کر سورج دنیا کے ایک حصہ سے لوٹ جاتا ہے۔ دوسری جماعت کا خیال ہے کہ مستقر سے مراد وہ مقام ہے



جہاں قیامت کے دن سورج کو رک جانے کا حکم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شمس و قمر کا نظام اس طرح ترتیب دیا ہے کہ دونوں اپنے اپنے وقت کے مطابق آتے جاتے ہیں کبھی اس نظام میں خلل واقع نہیں ہوا۔

”سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن نبی ﷺ کے بیٹے ابراہیم کی وفات ہوئی اس دن سورج کو گرہن لگ گیا، لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم کی وفات کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا ہے، اس موقع پر آپ نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت و زیست سے گرہن نہیں لگتا، یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔“ [رواہ البخاری: کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء فی الخوف]

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے کہ جب سورج غروب ہوتا ہے تو کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو علم ہے۔ آپ نے فرمایا سورج جا کر مرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے اور اجازت طلب کرتا ہے۔ اسے اجازت مل جاتی ہے۔ قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے اور اس کا سجدہ قبول نہ ہو۔ وہ طلوع ہونے کی اجازت طلب کرے گا مگر اسے اجازت نہ ملے۔ اسے حکم ہو گا جہر سے آیا اسی طرف سے طلوع ہو جا۔ چنانچہ سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ سورج اپنے مستقر کی طرف چلا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کا ٹھکانا مرش کے نیچے ہے۔“ [رواہ البخاری: باب صفۃ الشمس و القمر]

سیدنا ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث سنا۔ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن سورج اور چاند کو اکٹھا جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ حسن رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ان کا کیا جرم ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں تمہیں نبی کی حدیث سن رہا ہوں۔ ابو سلمہ کی بات سن کر حسن خاموش ہو گئے۔“ (اللابیۃ الکبریٰ لابن یونس: باب ذکر ما جاء بہ السنۃ من طائفة رسول اللہ) ”اگر آپ ان لوگوں سے پوچھیں کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا اور چاند اور سورج کو کس نے مسخر کیا ہے؟ وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ نے پھر وہ کہاں سے دھوکا کھا رہے ہیں۔“ (الحدیث: ۶۱)

قرآن مجید لوگوں کو صرف دلائل کی بنیاد پر عقیدہ توحید اور حقائق تسلیم کرنے پر زور نہیں دیتا بلکہ وہ لوگوں کا ضمیر بیدار کرنے کے لیے ان سے استفسار کرتا ہے کہ زمین

و آسمانوں کو کس نے پیدا کیا اور چاند و سورج کو کس نے تمہاری خدمت میں لگا دیا ہے؟ قرآن مجید مکہ میں نازل ہوا تھا اس لیے سب سے پہلے انہی سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات میں دوسروں کو شریک بنانے والوں! بتاؤ زمین و آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے اور شمس و قمر کو تمہارے لیے کس نے مسخر کر رکھا ہے؟ توحید انسان کی فطرت کی آواز ہے اور یہ غیوس خفاقی پر مبنی ہے اس لیے مشرکین مکہ بے ساختہ جواب دیتے کہ انہیں صرف ایک ”اللہ“ ہی نے پیدا کیا ہے۔ اس اقرار پر انہیں جھجھوڑا گیا ہے کہ پھر ایک اللہ کو چھوڑ کر کیوں در در کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہو؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كَذَٰلِكَ تَرَىٰ أَنَّ اللَّهَ يُولِيهِ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِيهِ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَأَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ﴾ (النجم: ۲۹، ۳۰)

”کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اللہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس نے سورج اور چاند کو مسخر کر رکھا ہے، سب ایک وقت مقررہ تک چلے جا رہے ہیں اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ یہ اس لیے ہے کیونکہ اللہ ہی حق ہے اور اُسے چھوڑ کر جن کو لوگ پکارتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور یقیناً اللہ ہی بلند و بالا ہوا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بار بار اپنی قدرتوں کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اے انسان! دیکھ اور غور کر کہ جس زمین پر تیرا بئیر اور جس آسمان کے نیچے تیرا ڈیرہ ہے جس کیل و دھار پر تیری حیات کا انحصار ہے اور جس شمس و قمر کے آنے جانے پر تیری زندگی کی رات دن بنے ہیں۔ غور کر کہ کبھی رات کا کچھ حصہ دن میں ضم ہو جاتا ہے اور کبھی دن رات میں کئی گھنٹے کم ہو جاتی ہے۔ سورج کو دیکھ کہاں سے لگتا ہے اور کہاں غروب ہوتا ہے۔ اب چاند پر توجہ کر کہ وہ پندرہ راتیں کہاں غائب رہتا ہے جب لگتا ہے تو کس قدر باریک ہوتا ہے۔ غائب ہونے سے پہلے چودھویں رات کو کس طرح تاباں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اوقات مقرر کر رکھے ہیں۔ یہ اسی طرح اپنی ڈیوٹی دیتے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ جو دن سے رات اور رات سے دن نکلتا ہے وہی ”اللہ“ تمہارا خالق اور حقیقی معبود ہے اور وہی تمہیں دوبارہ

زندہ کرے گا اور اپنے حضور پیش کرنے گا۔ بس ہر حال میں اسی کو پکارو، اسی کی بندگی کرو اور اس کی غلامی میں آ جاؤ۔ اس کے سوا جن کو تم پکارتے اور جن کے سامنے نذر و نیاز پیش کرتے اور جن کے حضور سجدے کرتے ہو، وہ نہ معبود ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ تمہارے شرکیہ تصورات اور اعمال سے بلند و بالا ہے۔ ہاں یہ بھی یاد رکھو کہ جو کچھ تم کر رہے ہو، اللہ تعالیٰ اس کی اچھی طرح خبر رکھنے والا ہے۔

”کیا تم غور نہیں کرتے کہ اللہ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، درخت، جانور بہت سے انسان اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں اور جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی عزت دینے والا نہیں جو کچھ اللہ چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔“ (الحج: ۱۸)

”اللہ“ کی بندگی کا افکار اور اس کے حکم سے سر تابلی کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ کائنات میں جو چیز پیدا کی گئی ہے وہ اپنے رب کی عبادت کرنے کے ساتھ انسان کی خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ ان میں کوئی ایک چیز ایسی نہیں جو اپنے رب کی حکم عدولی کرتی ہو۔ ہر چیز اپنے خالق کا حکم مانتی اور اس کے سامنے سربسجود ہوتی ہے۔ اے انسان! تجھے بھی صرف اپنے خالق کے سامنے جھکتا چاہیے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنَ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ لِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾ (الم سجدہ: ۳۷)

”رات اور دن“ سورج اور چاند، اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ چاند اور سورج کو سجدہ نہ کرو بلکہ اُس اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے اگر فی الواقع تم اُسی کی عبادت کرنے والے ہو۔“

اس کی قدرت کا عالم یہ ہے کہ رات اور دن سورج اور چاند اسی کے تابع فرماں ہیں۔ کیا عجب کہ ان میں سے کوئی بھی اپنے رب کی سر مو حکم عدولی کرے۔ جب رات اور دن سورج اور چاند اس کے حکم کے تابع ہیں تو پھر چاند اور سورج کو سجدہ کرنا چہ منہی و ادا؟ سجدہ تو اس ذات کو کرنا چاہیے جس نے سورج اور چاند کو پیدا کیا، عبادت اور دن بنائے۔ جو حقیقتاً اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اسے سب کی بندگی چھوڑ کر صرف اور صرف ایک رب کی عبادت کرنی چاہیے۔

# اسلام دین اعتدال

جناب مولانا محمد اشرف

دیتا ہے۔ وہ اعتقادات ہوں یا عبادات معاملات ہوں یا عادات اخلاقیات ہوں یا تعلقات یہی وجہ ہے کہ کائنات کا پورا نظام اعتدال و توازن پر مبنی ہے اگر ذرا بھی اختلال پیدا ہو جائے تو نظام زندگی درہم برہم ہو جائے دنیا کی طرح دینی تعلیمات میں بھی اعتدال کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

دین اسلام کی وسطیت کو واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَكَانَ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَضَعْنَا لَكُمْ لَعْنَةً لَتَتَّقُوهُ﴾ (الانعام: 103)

”اور یہ کہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے سوا اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی۔ اس کا اللہ نے تم کو تاکید کی حکم دیا ہے تاکہ تم پر ہیزگاری اختیار کرو۔“

امام ابن القیم فرماتے ہیں:

[ان الصراط المستقیم الذی وصانا اللہ بہ وباتباعہ ہو الصراط الذی کان

علیہ رسول اللہ ﷺ واصحابہ وبو قصد السبیل وما خرج عنه فهو من السبل الجائرة والجائر عنه اما مفرط

ظالم او مجتہد متاول او مقلد جاہل وکل ذلک قد نہی اللہ عنہ، فلم یبق الا الاقتصاد والاعتصام بالسنة وعليها مدار الدارين] (اغاثۃ اللفہان: ۱/۱۳۱)

”صراط مستقیم جس پر چلنے اور قائم رہنے کی اللہ نے ہمیں تاکید فرمائی ہے وہ وہی راستہ ہے جس پر اللہ کے رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گامزن تھے وہ اعتدال کی راہ ہے اس کے علاوہ جو بھی ہے وہ ٹیڑھی راہیں ہیں۔ جو لوگ سیدھی راہ سے ہٹ کر چلیں گے وہ حد سے بڑھے ہوئے

ظالم ہوں گے یا تاویل کرنے والے مجتہد ہوں گے یا تقلید کرنے والے جاہل ہوں گے اور اللہ نے ایسی ہر بات سے منع کیا ہے تو پھر ایک ہی صحیح

وَسُنَّةَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّينَ]

”میں نے تمہیں روشن شاہراہ پر چھوڑا ہے اس سے جو بھی ہٹے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔“

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے جملہ مسائل کا حل کتاب و سنت کی روشنی میں تلاش کریں۔ اس وقت جب ہم معاشرے کا جائزہ لیتے ہیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ پورا معاشرہ معاصی و جرائم سے گھرا ہوا ہے ہر طرف اضطراب و بے چینی بد امنی ظلم و زیادتی جبر و استحصال حق تلفی نا انصافی بد زبانی وعدہ خلافی رہزنی قتل و غارت گری اور فحاشی و بے حیائی کا بازار گرم ہے۔ نئی نسل فکری ارتداد کا شکار ہے مسلکی تعصب تفرقہ بازی فتنہ تکفیر اعتقادی بگاڑ عروج پر ہے۔ اس کے متعدد

اسلام ایک آفاقی اور عالمگیر دین ہے اس کی تعلیمات عقل و فطرت کے موافق ہیں یہ کامل و اکمل دین ہے بندوں کے مصالح کا ضامن ہے اللہ کے نزدیک سب سے محبوب و مقبول دین ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدة: 3)

”آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھر پور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا۔“

اور فرمایا:

﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾ (ال عمران: 19)

”بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے۔“

اور فرمایا:

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ

دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِرِينَ﴾ (ال عمران: 85)

عمران

”جو شخص اسلام کے سوا اور دین

تلاش کرے اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔“

ہمارے نبی ﷺ جو اس دین کو لے کر آئے وہ انسانیت کے لیے ہمدرد انتہائی خیر خواہ بڑے مہربان اور بندوں کی ہدایت و سعادت کے لیے فکر مند تھے امت کو آپ نے ہر چیز کی رہنمائی کی ہر شر سے ڈرایا اور انسانیت کو روشن اور صاف و شفاف شاہراہ پر چھوڑ گئے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

[قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلَهَا كَنَهَارَهَا، لَا يَزِيغُ عَنْهَا بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ، مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِي،

اسباب و عوامل ہیں ان میں ایک اہم سبب یہ ہے کہ لوگ غلو و تفہیم اور افراط و تفریط کے شکار ہیں اور ایک بڑا طبقہ جادہ اعتدال سے منحرف ہے۔ اقوام ملل کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ان کی تباہی و بربادی کی ایک وجہ منہج اعتدال سے انحراف تھی جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

[يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا فِي الدِّينِ، فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ]

”تم غلو سے بچو تم سے پہلے والوں کو دینی غلو نے ہلاک کر دیا۔“ (سنن ابن ماجہ المناسک)

اسلام دین اعتدال:

اسلام دین اعتدال ہے اور یہ دیگر ادیان و مذاہب کے مقابلے میں افراط و تفریط سے پاک دین ہے اور اپنے ماننے والوں کو ہر شعبے میں راہ اعتدال اختیار کرنے کا حکم

المناک عذاب ضرور پہنچے گا۔“

اسلام نے افراط و تفریط سے بچتے ہوئے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق جو عقیدہ پیش کیا وہ اعتدال پر مبنی ہے اللہ نے فرمایا:

﴿إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلَّمَتْهُ اللَّهُ إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحُ مِنْهُ فَأَمَّا مَرْيَمُ إِذْ هِيَ تُصَلِّي فِي الْمَدِينَةِ طَائِفَةٌ تَسْلَمُ عَلَيْهَا فَذُكِّرَتْ بِهَا وَاسْتَغْفِرُهَا يُحْيِيهَا إِنَّهَا اللَّهُ إِلَهُ وَاحِدٌ سُبْحَنَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا﴾ (النساء: 171)

”مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے کلمہ (کن سے پیدا شدہ) ہیں جسے مریم علیہ السلام کی طرف ڈال دیا گیا تھا اور اس کے پاس روح ہیں اس لیے تم اللہ کو اور اس کے سب رسولوں کو مانو اور نہ کہو کہ اللہ تین ہیں اس سے باز آ جاؤ کہ تمہارے لیے بہتری ہے اللہ عبادت کے

بات رہ جاتی ہے وہ ہے میانہ روی اور مسنون طریقے کا التزام اور اسی پر دین کا دار و مدار ہے۔“ اگر ہم سابقہ شریعتوں کا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں افراط و تفریط عام تھی اور یہی چیز ان کی تباہی و بربادی کا باعث بنی اللہ نے اہل کتاب کو اس مذموم وصف سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يَا هَلْ الْكِتَابُ لَا تَعْلَمُونَ فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ﴾ (النساء: 171)

”اے اہل کتاب! اپنے اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ پر بجز حق کے اور کچھ نہ کہو۔“

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے یہاں افراط و تفریط کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

**مقتادہ اعمال میں اعتدال:**

**اہل کتاب کے یہاں عقیدے میں افراط و تفریط:**

یہودیوں کا عقیدہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں (معاذ اللہ) یہ تھا کہ وہ

زانیہ کے لڑکے ہیں ان کی ماں پر زنا کا الزام لگایا جیسا کہ اللہ نے کہا:

﴿وَهُوَ يَكْفُرُهُمْ وَالْقَوْلُ عَلَيْهِمْ عَلَى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا﴾ (النساء: 156)

”اور ان کے کفر کے باعث اور مریم پر بہت بڑا بہتان باندھنے کے باعث۔“

نصاریٰ نے ان کی شان میں غلو سے کام لیا اور کسی نے ان کو اللہ کسی نے ابن اللہ اور کسی نے ثالث ثلاثہ کہا۔ جیسا کہ اللہ نے ان کا عقیدہ ذکر کیا ہے کہ

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَاحِدٌ وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَكَبَسْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (الباقعة: 73)

”وہ لوگ بھی قطعاً کافر ہو گئے جنہوں نے کہا اللہ تین میں سے تیسرا ہے دراصل سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے انہیں

یقیناً اعتدال کے زریں اصولوں کو چھوڑنے کی وجہ سے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کی شان میں غلو کیا گیا۔ انہیں الہی اختیارات دے دیا گیا جس کی وجہ سے لوگ صراط مستقیم سے دور ہو گئے اور شرک و کفر اور بدعت و ضلالت کے عمیق غار میں ڈوب گئے۔ نبی رحمت علیہ السلام کو اپنی امت کے تئیں یہی خدشہ تھا کہ جس کی بنا پر آپ نے اپنی امت کو نصیحت کرتے ہوئے کہا:

[لَا تُطْرُونِي، كَمَا أَطْرَبَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ، وَرَسُولُهُ]

”تم لوگ میرے بارے میں غلو نہ کرو جیسا کہ نصاریٰ نے ابن مریم کے بارے میں کیا میں اللہ کا بندہ ہوں تو تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔“ (بخاری)

ایسی واضح ہدایت ہونے کے باوجود لوگوں نے نبی علیہ السلام سے متعلق بہت سے باطل عقائد و نظریات قائم کر لیے ہیں جن کا اسلام سے دور دور کا واسطہ نہیں۔

**اہل کتاب کے یہاں اعمال میں افراط و تفریط:**

یہود کے یہاں بیوی کو طلاق کے بعد رجعت کا حق نہیں اسلام نے طلاق کا حق دیا پہلی اور دوسری طلاق کے بعد رجعت کا بھی حق دیا۔ کیونکہ بسا اوقات انسان جلد بازی میں فیصلہ کر بیٹھتا ہے بعد میں افسوس کرتا ہے اسلام نے بندوں کی اس مصلحت کا پورا خیال کیا۔ اسی طرح یہودی حائضہ عورت کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا حرام سمجھتے اور اسے ایک کمرے میں بند کر دیتے ہیں اس کے برخلاف نصاریٰ حائضہ سے دلی کو جائز سمجھتے تھے اس سلسلہ میں بھی اسلام کی تعلیم معتدل ہے۔ اسی طرح یہود کے پاس قصاص یقینی اور لازمی ہے معافی کی کوئی گنجائش نہیں نصاریٰ کے ہاں معافی لازمی ہے اسلام نے مقتول کے اولیاء کو قصاص اور معافی کے درمیان اختیار دیا اور دیت لینے یا مطلق معاف کر دینے کا اختیار دیا۔

**عبادات میں اعتدال:**

اسلام دین یسر ہے اور محتط اور تشدد کا مخالف ہے

لاق تو صرف ایک ہی ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی اولاد ہو اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ اور اللہ کافی ہے کام بنانے والا۔“ اور فرمایا:

﴿مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَا حُنَيْنَ الطَّعَامَ أَنْظَرُ كَيْفَ بُيِّنَ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْظَرُ أَنْ يُؤْكَلُونَ﴾ (الباقعة: 75)

”مسیح ابن مریم سوائے پیغمبر ہونے کے اور کچھ بھی نہیں اس سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو چکے ہیں ان کی والدہ ایک راست باز عورت تھیں دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے آپ دیکھیے کس طرح ہم ان کے سامنے دلیلیں رکھتے ہیں پھر غور کیجیے کہ کس طرح وہ پھرے جاتے ہیں۔“



جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

﴿يُؤَيِّدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُؤَيِّدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرة: 185)

”اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ کرتا ہے وہ تمہارے ساتھ تنگی کا ارادہ نہیں کرتا۔“

نیز فرمایا:

﴿وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ﴾ (الحج: 78)

”اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔“ اور فرمایا:

﴿ظَلَمَ مَا أَمَرْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِشِقَاقٍ﴾ (طہ)

”ہم نے یہ قرآن تم پر اس لیے نہیں اتارا کہ تو مشقت میں پڑ جائے۔“

حدیث میں ہے: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[هَلَكُ الْمُتَنَطِعُونَ، قَالَهُمَا ثَلَاثًا]

”اپنی طرف سے دین میں سختی کرنے والے ہلاک ہو گئے۔“ آپ نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔ (مسلم)

عبادت جو انس و جن کی تخلیق کا

مقصد ہے اس میں بھی اعتدال کا حکم دیا گیا ہے جاتندد اور سختی سے روکا گیا۔ اس سلسلے میں متعدد احادیث موجود ہیں۔ بطور مثال چند کا ذکر کیا جا رہا ہے:

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ [كُنْتُ أَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا، وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا.]

”میں نبی ﷺ کے ساتھ (آپ کی اقتداء میں) نمازیں پڑھتا تھا پس آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی اور آپ کا خطبہ بھی درمیانہ۔“ (مسلم)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین آدمی نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھر آئے ان سے نبی ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھتے تھے جب ان کو (اس کی تفصیل) بتلائی گئی تو گویا انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا نبی ﷺ سے کیا مقابلہ؟ آپ کے تو اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ اس لیے میں تو

ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا دوسرے نے کہا: کبھی روزے کا ناغہ نہیں کروں گا تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ (رسول اللہ ﷺ کو جب یہ باتیں پہنچیں تو) آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ان سے پوچھا کہ تم نے اس طرح کہا ہے؟ (جب اس کا جواب انہوں نے اثبات میں دیا تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ”خبردار! اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کا سب سے زیادہ خوف دل میں رکھنے والا ہوں لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں (پس یہ سارے کام ہی میری سنت ہیں) اور جس نے میری سنت سے اعراض کیا پس وہ مجھ سے نہیں۔“ (بخاری و مسلم)

یقیناً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذوق عبادت قابل رشک تھا مگر حد اعتدال سے متجاوز تھا جس کی بنا پر آپ نے اسے

**عبادت جو انس و جن کی تخلیق کا مقصد ہے اس میں بھی اعتدال کا حکم دیا گیا ہے جاتندد اور سختی سے روکا گیا۔ اس سلسلے میں متعدد احادیث موجود ہیں۔**

خلاف سنت قرار دیا۔ اس حدیث سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ عبادت میں منج اعتدال کو ترک کرنے سے انسان بدعت و ضلالت کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تھا۔ (یعنی ہجرت کے بعد) پس سیدنا سلمان (ایک روز اپنے اسلامی بھائی) ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لیے (ان کے گھر) گئے تو انہوں نے دیکھا کہ (ان کی المیہ) ام رداء میلے کیلے کپڑے پہنے ہوئے ہیں انہوں نے سب پوچھا (یہ) تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا تمہارے بھائی ابوالدرداء کو دنیا کی کوئی حاجت ہی نہیں۔ (اتنے میں) سیدنا ابوالدرداء بھی تشریف لے آئے اور انہوں نے اپنے بھائی سلمان کے لیے کھانا تیار کیا اور ان سے کہا: تم کھاؤ میرا تو روزہ ہے انہوں نے فرمایا: میں تو اس وقت تک

نہیں کھاؤں گا جب تک تم بھی (میرے ساتھ) نہیں کھاؤ گے چنانچہ انہوں نے بھی (فطری روزہ توڑ کر ان کے ساتھ) کھایا۔ پھر جب رات ہوئی تو وہ نوافل پڑھنے لگے سیدنا سلمان نے ان سے کہا: (ابھی) سو جاؤ چنانچہ وہ سو گئے پھر تھوڑی دیر بعد وہ اٹھ کر نوافل پڑھنے لگے سیدنا سلمان نے انہیں (پھر روک دیا) کہا: سو جاؤ جب رات کا آخری پہر ہو تو سیدنا سلمان نے ان سے کہا: اب اٹھ کر قیام کرو چنانچہ دونوں نے اکٹھے نوافل پڑھے پھر سیدنا سلمان نے ابوالدرداء سے خطاب کر کے کہا: یقیناً تمہارے رب کا تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں (بیوی بچوں) کا (بھی) تم پر حق ہے اس لیے ہر صاحب حق کو اس کا حق دو۔ پھر سیدنا سلمان نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ سارا واقعہ آپ ﷺ کو سنایا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سلمان بنے سچ کہا۔“ (بخاری)

اس حدیث میں عبادت میں اعتدال نہ ہونے کا نقصان واضح ہے کہ اس سے حقوق کی پامالی ہوتی ہے ایک انسان حقوق اللہ کی ادائیگی میں جب شرعی حدود کو تجاوز کر جاتا ہے تو بہت سارے حقوق کی پامالی ہو جاتی ہے جو موجب خسران ہے۔ اس لیے انفرادی و اجتماعی فلاح کے لیے عبادت میں بھی اعتدال کی روش اختیار کرنا ہوگی۔

اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ واقعہ پیش آیا۔ وہ بھی بڑے عبادت گزار تھے ہمیشہ دن میں روزہ رکھتے پوری رات قیام لیل کرتے اور قرآن کثرت سے پڑھتے۔ جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے انہیں بھی عبادت میں اعتدال و میانہ روی اختیار کرنے اور دین و دنیا دونوں کے تقاضوں کو پورا کرنے کا حکم دیا آپ ﷺ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

[فَإِنْ لِحَسْبِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنْ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنْ لِرَوْحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنْ لِرِزْقِكَ عَلَيْكَ حَقًّا.]

”یعنی تم پر تمہارے جسم کا بھی حق ہے تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے تمہاری بیوی کا بھی حق ہے تمہارے مہمان کا بھی حق ہے۔“

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے نصیحت کرتے وقت یہ بات بھی کہی تھی کہ [إِنَّكَ لَا تَذَرِي لِعَمَلِكَ يَطُولُ بِكَ عُمْرُ.]

”تمہیں نہیں معلوم شاید تمہاری عمر دراز ہو۔“

چنانچہ میں اس حال کو پہنچ گیا جو میری بابت نبی ﷺ نے فرمایا تھا۔ پس جب میں بوڑھا ہو گیا تو میں نے چاہا کہ کاش میں وہ رخصت قبول کر لیتا جو اللہ کے پیغمبر مجھے دے رہے تھے۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو (دیکھا) کہ ایک رسی دوستوں کے درمیان بندھی ہوئی ہے آپ ﷺ نے پوچھا کہ رسی کیا ہے؟ (یعنی کس مقصد کے لیے ہے) لوگوں نے بتلایا کہ یہ زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے جب وہ (عبادت کرتے کرتے) تھک جاتی ہیں تو اس کے رسی کا سہارا لیتی ہیں (تا کہ سستی دور ہو جائے) نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کو کھول دو“ تم میں سے ہر ایک شخص کو چاہیے کہ وہ اس وقت نماز پڑھے جب وہ فرحت و نشاط محسوس کرے جب سست ہو جائے تو وہ سو جائے۔“ (بخاری و مسلم)

مذکورہ دونوں حدیثیں اس بات پر دلالت کر رہی ہیں کہ عبادات میں اسلام کے دیے ہوئے منہج سے ہٹنے کی وجہ سے نقصان یہ ہوتا ہے کہ آدمی عبادات سے اکتا جاتا ہے اور مداومت اختیار نہیں کر پاتا جب کہ اللہ کو وہ عمل محبوب ہے جس پر مداومت اختیار کی جائے اگرچہ وہ عمل کم کیا جائے۔

### اخلاقیات و معاملات میں اعتدال:

اسلام نے عقائد و عبادات کی طرح اخلاقیات و معاملات میں بھی اعتدال کی تعلیم دی ہے اور تشدد کی بجائے لوگوں کے ساتھ نرمی اور آسانی کرنے کا حکم دیا ہے اسلام کی یہ ایسی خوبی ہے جس سے دشمنوں کے قلوب کو فتح کیا جاسکتا ہے اور انہیں اسلام کی طرف راغب کیا جاسکتا ہے اور انتہائی قلیل مدت میں اسلام کی اشاعت میں اس کا خصوصی کردار رہا ہے۔ اگر آج بھی یہ وصف ہم اپنے اندر پیدا کر لیں تو ہمارے بہت سارے مسائل کا حل پیدا ہو سکتا ہے اور معاشرے کا اضطراب و بے چینی اور بد امنی فتح و کامرانی اور امن و شانتی میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ معاملات و اخلاقیات میں اعتدال کا مفہوم یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ کوئی بھی معاملہ کرنے میں نہ بہت نرمی کی راہ اپنائی جائے اور نہ بہت سختی کی۔ بلکہ اعتدال اور میاند روی اختیار کیا جائے۔ جیسا کہ نبی ﷺ کا اسوہ ہمارے لیے کافی ہے۔ اگر آپ ایک طرف انتہائی مہربان تھے تو

دوسری طرف احکام شریعہ کی بے حرمتی کے وقت سخت غضب ناک ہو جاتے اس سلسلے میں کتاب و سنت کے چند ارشادات ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَمَا رَحِمَهُ مِنَ اللَّهِ لَئِنَّ لَهُمْ ۖ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا نَقُضُوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ (ال

عمران: 159)

”اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر نرم دل ہیں اور اگر آپ بد زبان اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے۔“

اسلام نے عقائد و عبادات کی طرح اخلاقیات و معاملات میں بھی اعتدال کی تعلیم دی ہے اور تشدد کی بجائے لوگوں کے ساتھ نرمی اور آسانی کرنے کا حکم دیا ہے۔

حدیث میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ]

”اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر معاملے میں نرمی کرنے کو پسند فرماتا ہے۔“ (بخاری و مسلم)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی دوسری حدیث مروی ہے:

[إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ، وَيُغْطِي عَلَى الرَّفْقِ مَا لَا يُغْطِي عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُغْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ]

”بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے نرمی کو پسند فرماتا ہے نرمی پر وہ جو کچھ عطا فرماتا ہے وہ سختی پر اور اس کے علاوہ کسی چیز پر عطا نہیں فرماتا۔“ (مسلم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ [إِنَّ الرَّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يَنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ]

”جس چیز میں بھی نرمی ہوتی ہے وہ اسے زینت دار بنا دیتی ہے اور جس چیز سے یہ نکال لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔“ (مسلم)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ، يُحْرِمِ الْخَيْرَ]

”جو شخص نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ ہر قسم کی بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔“ (مسلم)

اسی طرح حدیث میں ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا پس لوگ اس کی طرف اٹھے تا کہ اسے زد و کوب کریں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”اے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ [فَاتَمَّا مُعْتَمِرِينَ مَيْتَرِينَ، وَلَمْ

تُبْعُوا مُعْتَمِرِينَ] اس لیے کہ تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو سختی کرنے والے بنا کر نہیں بھیجے گئے۔“ (بخاری)

اسی طرح آپ ﷺ نے عمومی تعلیم یہ

لَا تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا، وَلَا تَنْفُرُوا]

”آسانی کرو سختی نہ کرو خوشخبری دو اور نفرت مت دلاؤ۔“ (بخاری و مسلم)

سیدنا ابوسعید عقبہ بن عمرو بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا فلاں آدمی کے ہمیں لمبی نماز پڑھانے کی وجہ سے میں صبح کی نماز میں پیچھے رہ جاتا ہوں پس میں نے نبی ﷺ کو کسی وعظ میں اتنا غضب ناک نہیں دیکھا جتنا اس دن آپ نے غصے کا اظہار فرمایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لوگو! تم میں سے بعض لوگ نفرت دلانے والے ہیں پس تم میں سے جو شخص لوگوں کی امامت کرائے اسے چاہیے کہ اختصار سے کام لے اس لیے کہ اس کے پیچھے بوڑھے بچے اور ضرورت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

اسی طرح قریش نے مخزومیہ عورت کے چوری کے معاملے میں سفارش کی تو آپ ﷺ نے سخت غصے کا اظہار کیا۔ (بخاری و مسلم)

اسی طرح آپ ﷺ ایک مرتبہ ایک سفر سے آئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے گھر کے سامنے چبوترے پر ایک پردہ ڈال رکھا تھا جس میں تصاویر تھیں جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو اسے فوراً ہکاڑ دیا اور غصے سے آپ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ (بخاری)

# سیدنا طفیل بن عمروؓ کی ہستی

جناب مولانا عبدالمکث مجاہد

سیدنا طفیل بن عمروؓ کو بتا دیا۔ عرض کیا: قریش مجھ کو آپ سے مسلسل مجھے آپؓ کے بارے میں گمراہ کرتے رہے۔ انہوں نے کہا: طفیل! اس شخص محمدؐ کا کلام جادو کا اثر رکھتا ہے۔ اگر یہ تمہارے کان میں پڑ گیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ میں ان کے پروپیگنڈے سے شدید متاثر ہوا؛ چنانچہ میں نے فیصلہ کر لیا کہ میں آپؓ سے کبھی ملاقات نہیں کروں گا۔ اس خطرے کے پیش نظر کہ میرے کانوں میں کہیں آپؓ کی کوئی بات پڑ نہ جائے میں نے کانوں میں روٹی ٹھونس لی۔ میں آپؓ کو پہچانتا تک نہ تھا پھر بھی روٹی کانوں میں ٹھونسنے پھرتا تھا۔ مکہ مکرمہ میں اسی طرح کچھ دن گزر گئے۔ ایک دن میری قسمت جاگئی، اللہ کے رسولؐ بیت اللہ شریف میں نماز ادا کر رہے تھے۔ میں آپ کے قریب ہی کھڑا تھا، میرے کانوں میں ایک ایسے کلام کی آواز پڑی کہ اس جیسا کلام

آپؓ کو بتا دیا۔ عرض کیا: قریش مجھ کو آپ سے ڈراتے رہے حتیٰ کہ میں نے کانوں میں روٹی ٹھونس لی؛ تاکہ میں آپ کی باتیں نہ سن سکوں، لیکن اللہ تعالیٰ مجھے آپ کی باتیں سنانا چاہتا تھا۔ اس لیے میں نے آج آپ کی باتیں سن لیں، مجھے بہت اچھی لگیں۔ اب آپ مجھ پر اپنا دین پیش کریں۔ اللہ کے رسولؓ نے ﴿اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم﴾ پڑھا، پھر ﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾ پڑھ کر آپ نے سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت فرمائی۔

سبحان اللہ! اللہ کے رسولؓ کی زبانی خوبصورت تلاوت، قرآن کریم کی تین چھوٹی سورتیں، ان

**طفیل کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! اس سے بہتر اور خوبصورت کلام میں نے پوری زندگی میں کبھی نہیں سنا۔ نہ ہی کبھی اس سے زیادہ عدل و انصاف والے دین سے آگاہ ہوا ہوں۔**

میں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہ سنا تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ طفیل! تم اپنے علاقے کے مانے ہوئے سمجھ دار اور مدبر انسان ہو۔ تم قادر الکلام شاعر ہو، ایک بڑے قبیلے کے سردار ہو اور عمدہ گفتگو کرتے ہو۔ تم محمدؐ کی باتیں سن کیوں نہیں لیتے۔ ان کے پاس بیٹھ کر دیکھ کیوں نہیں لیتے؟! اگر باتیں پسند آئیں، اچھی لگیں تو قبول کر لینا، ورنہ چھوڑ دینا۔ چلو ان کی باتیں سننے ہیں۔ طفیل وہیں ٹھہرے رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد اللہ کے رسولؓ نے نماز ختم کی اور گھر کی طرف چل دیے۔ طفیل بھی آپ کے پیچھے پیچھے گھر کی طرف چل دیے۔ اللہ کے رسولؓ گھر میں داخل ہوئے تو طفیل بن عمرو بھی آپؓ کے پیچھے گھر میں داخل ہو گئے۔ عرض کرتے ہیں: محمد! آپ کی قوم نے مجھ سے اس طرح کی باتیں کی ہیں۔ جو جو باتیں انہوں نے کی تھیں طفیل نے وہ سب کچھ

کی لذت، عمدہ کلام آپؓ کی دل میں اترنے والی گفتگو محبت بھرا اور پیار بھرا لہجہ، طفیل کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم! اس سے بہتر اور خوبصورت کلام میں نے پوری زندگی میں کبھی نہیں سنا۔ نہ ہی کبھی اس سے زیادہ عدل و انصاف والے دین سے آگاہ ہوا ہوں۔

طفیل کی قسمت اچھی تھی، سلیم الفطرت تھے اس لیے فوراً اسلام قبول کر لیا۔ بلاشبہ ابو الولید کی یہ بات بالکل درست اور صحیح تھی کہ اس پورے علاقے میں سب سے پہلے دین قبول کرنے کا اعزاز قبیلہ دوس ہی کو ملا۔ انہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ عبد اللہ بن سعید دوس مجھے بتا رہے تھے کہ قبیلہ دوس میں بڑے بڑے حکمران بھی پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق سلطنت عمان پر دوس قبیلہ صدیوں سے حکومت کرتا چلا آیا ہے۔ اس وقت بھی وہاں کے حاکم

کا تعلق قبیلہ دوس ہی سے ہے۔ سیدنا طفیل بن عمرو نے کچھ دن مکہ میں قیام کیا۔ اس دوران وہ اللہ کے رسولؓ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے۔ آپ سے قرآن پاک سیکھتے رہے۔ جب اسلام کی بنیادی تعلیمات حاصل کر لیں، کچھ قرآن کریم سیکھ کر اپنے سینے میں محفوظ کر لیا تو اللہ کے رسولؓ سے اپنے گھر جانے کی اجازت طلب کی۔ ساتھ ہی عرض کی: اللہ کے رسول! اگر آپ قریش کے ظلم و ستم سے بچنے کے لیے کوئی محفوظ مقام چاہتے ہوں تو ہمارے پاس ایک بہت مضبوط قلعہ ہے آپ ہمارے پاس تشریف لے چلیں اور اس قلعے میں قیام پذیر ہو جائیں۔ یہ سعادت مگر چونکہ انصار مدینہ کے حصے میں آنے والی تھی اس لیے رسول اللہؓ نے طفیل کی پیشکش قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ طفیل کہنے لگے: اللہ کے رسول! میری قوم میں میری بات مانی جاتی ہے۔ میں واپس اپنے وطن جا رہا ہوں، انہیں میں اسلام کی دعوت دوں گا۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ میرے لیے کوئی ایسی روشن نشانی مہیا کر دے جو میری قوم کو اسلام قبول کرنے میں معاونت فراہم کرے۔

اللہ کے رسولؓ نے دعا فرمائی: (اللہم اجعل لہ ایۃ) ”اے اللہ! اس کے لیے کوئی نشانی پیدا فرما دے۔“ سیدنا طفیل مکہ مکرمہ سے اپنے گاؤں کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ اونٹ پر سوار ہو کر اپنی ہستی کے قریب پہنچے۔ قارئین کرام! ہم مسجد سے اٹھ کر گاڑیوں میں آ گئے۔ میں استاذ عبد اللہ صالح کی گاڑی میں بیٹھ گیا۔ ہم راستے میں اس علاقے کی تاریخ اور عادات کے حوالے سے گفتگو کرتے آ رہے تھے۔ استاذ عبد اللہ صالح دوس نے گاؤں سے باہر ایک جگہ گاڑی کھڑی کی اور مجھ سے کہنے لگے: وہ دور آپ کو پہاڑی نظر آ رہی ہے؟ اسی پہاڑی سے سیدنا طفیل نیچے اترے تھے۔ ایک قدرے اونچے درخت کی طرف اشارہ کیا کہ ہاں یہی راستہ بنتا ہے۔ اس پہاڑی پر جب سیدنا طفیل آئے تو اللہ کی قدرت سے ان کی آنکھوں کے درمیان نور چمکنے لگا۔ یہ رات کا وقت تھا، موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ نور چمکا تو اس سے روشنی پھیل گئی۔ اللہ کے نبیؐ نے طفیل کے لیے نشانی کی جو



اسلام قبول نہ کیا۔ ہو سکتا ہے ان کے دل میں یہ بات ہو کہ سختی سے کام چل جائے گا۔ ایک دن مایوس ہو کر ابو ہریرہ کو ساتھ لیا اور مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ابھی تک مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت نہیں کی تھی۔ آپ ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ سیدنا طفیل نے اپنی قوم کے اسلام نہ لانے پر رنج و غم کا اظہار کیا۔ ناراض تھے کہنے لگے: اللہ کے رسول! (إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ) دوس نے نافرمانی کی ہے۔ حق کو ماننے سے انکار کر دیا ہے (فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمَا) آپ ان کے خلاف بدعا فرمائیں۔

اللہ کے رسول ﷺ قبلہ رخ ہوئے اور اپنے مبارک ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو اس واقعہ کے راوی ہیں کہتے ہیں: جب میں نے آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں کو آسمانوں کی طرف اٹھتے دیکھا تو دل میں کہا: ہائے میری قوم دوس کی بدبختی اور بد قسمتی..... یہ اللہ کے رسول ہیں۔

میری قوم پر بددعا فرمائیں گے۔ آپ کی دعا تو مقبول بارگاہ الہی ہے۔ اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ ابو ہریرہ یہ باتیں دل ہی دل میں سوچ رہے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ بارگاہ الہی میں ان الفاظ کے ساتھ دعا فرماتے ہیں: (اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأَنْتَ بِهِمْ) ”اے اللہ! قبیلہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور انہیں یہاں لے آ۔ اللہ کے رسول ﷺ تین مرتبہ ان الفاظ کو دہراتے ہیں۔

ہم ”زس دوس“ بستی کی مسجد میں بیٹھے ہوئے طفیل بن عمرو کے ایمان لانے اور ان کی اسلام کے لیے جدوجہد کی باتیں کر رہے تھے، مجلس میں ہر ساتھی اپنے اپنے انداز میں واقعے کی تفصیل بیان کر کے گفتگو میں اپنا حصہ ڈال رہا تھا۔ میں نے کتنی ہی مرتبہ طفیل بن عمرو کے واقعات کو پڑھا تھا، مگر مجھے اندازہ نہ تھا کہ ایک دن میں ان کی بستی میں بیٹھ کر ان کا تذکرہ کروں گا۔ ان کی زندگی کے حالات سنوں گا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے طفیل کو اپنے قبیلہ میں واپس جاتے ہوئے نصیحت فرمائی جو ہر داعی کے لیے بڑی مفید اور ضروری ہے۔ ارشاد ہوا: (ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَادْعُهُمْ وَارْفُقْ بِهِمْ) ”اپنی قوم کی طرف جاؤ انہیں اسلام کی دعوت دو اور ان کے ساتھ نرمی سے پیش آنا۔“

لگے تو پھر جائیں جا کر غسل کریں۔ پاک کپڑے پہنیں اور پھر میرے پاس آجائیں۔ میں آپ کو وہ کچھ سکھاؤں گا جو مجھے مکہ مکرمہ میں سکھایا گیا ہے۔

اسلام کتنا پاکیزہ اور سادہ دین ہے۔ والد کے حصہ میں سعادت مندی لکھی ہوئی تھی وہ گئے غسل کیا، کپڑے تبدیل کیے اور پھر چند لمحات کے بعد ایک عظیم بیٹا اپنے والد عمر و دوسی کو مکمل شہادت پڑھا رہا تھا۔

اسی دوران بیوی خوشی خوشی آگے بڑھی اس کے سر کا تاج اپنے وطن واپس آیا تھا۔ قریب آنے لگی تو طفیل نے دور سے پکارا: بی بی! مجھ سے دور ہی رہو۔ میرا تم سے اور تمہارا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ اہلیہ نے نہایت حیرانی اور پریشانی کے عالم میں پوچھا: آخر کس وجہ سے؟ طفیل فرماتے ہیں: میں نے اہلیہ سے کہا: میرے اور تمہارے درمیان اسلام نے جدائی ڈال دی ہے۔ میں محمد ﷺ کے دین میں داخل ہو چکا ہوں۔ میں نے اسلام قبول کر لیا

**ایک دن مدینہ شریف میں کچھ لوگوں کی آمد کا غلغلہ برپا ہوا۔ معلوم ہوا کوئی قافلہ باہر سے آیا ہے۔ یہ خوش قسمت قافلہ سیدنا طفیل بن عمرو دوسی کی قیادت میں مدینہ داخل ہوا۔ ان کے ساتھ سترا اسی گھرانے تھے۔**

ہے۔ بیوی نے سنا تو فوراً کہنے لگی: پھر میرا دین بھی وہی ہے جو آپ کا ہے۔ طفیل نے انہیں بھی غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے کا حکم دیا، وہ بھی اسلام قبول کر لیتی ہیں۔ اس طرح ایک ہی گھر میں والد بیٹا اور اس گھر کی بہو پہلے ہی روز اسلام قبول کر لیتے ہیں۔

سیدنا طفیل بن عمرو نے اپنے قبیلہ کو اسلام کی دعوت دی۔ طفیل سمجھتے تھے کہ میں اپنے قبیلہ کا سردار اور نمایاں شخص ہوں۔ میرے قبیلے والے فوراً میری آواز پر لبیک کہیں گے، مگر یہ کیا؟ قبیلے والوں کو توحید فوری طور پر راس نہ آئی۔ انہوں نے اس دعوت کا انکار کر دیا۔ اب طفیل کا رخ قریبی بستی ”الجبور“ کی طرف تھا جہاں عبدالرحمن بن صحر الدوسی رہتے تھے۔ وہی عبدالرحمن جو اپنی کنیت ابو ہریرہ سے مشہور ہوئے۔ سیدنا طفیل نے ابو ہریرہ کو تبلیغ کی تو ان کی قسمت چمک اٹھی انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ سیدنا طفیل مسلسل کوشش اور محنت کرتے رہے، لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے رہے، مگر کسی نے

دعا مانگی تھی وہ پوری ہو چکی تھی۔ دل میں خیال آیا کہ میری قوم میرے چہرے پر روشنی دیکھے گی تو ان کے دل میں خیال آئے گا ارے! اس کا تو ”مثلاً“ ہو گیا۔ اس کے چہرے پر روشنی یہ تو ہمارے معبودوں کی بددعا ہے کہ اس کا چہرہ صحیح شکل میں نظر ہی نہیں آ رہا۔ اس نے چونکہ بتوں کا انکار کر دیا ہے اس لیے انہوں نے طفیل سے انتقام لیا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کی شکل تبدیل ہو گئی ہے۔

عقیدہ توحید بڑی زبردست قوت ہے۔ سیدنا طفیل نے فوراً بارگاہ الہی میں دعا کے لیے ہاتھ اٹھا لیے۔ اللہ تعالیٰ سے عرض کی: یا اللہ! اس روشنی اس نور کو میرے چہرے سے ہٹا کر کسی دوسری جگہ منتقل کر دے۔ اللہ رب العزت نے اپنے مخلص بندے کی درخواست کی لاج رکھی اور وہ نور ان کی لامٹی کے اوپر والے حصے پر منتقل ہو گیا۔ اس طرح لامٹی تبدیل کی شکل اختیار کر گئی۔ رات کے اندھیرے میں یہ تبدیل جگمگا رہی تھی۔ یہ توحید کا نور تھا جو

ظلمات کو ختم کرنے کے لیے آیا تھا۔ ﴿اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ ”اللہ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔“ مگر یہ لامٹی اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور قدرت کے ذریعے روشنی فراہم کر رہی

تھی۔ اس پورے علاقے میں نور توحید کا پیغام لے کر آنے والے طفیل اپنے گھر کے قریب پہنچے۔ بستی والوں کو طفیل کی آمد کی اطلاع مل چکی تھی۔ بوڑھے والد کو معلوم ہوا تو بڑی خوشی سے آگے بڑھ کر بیٹے کا استقبال کرنا چاہا۔ بیٹے کے پاس آئے تو طفیل نے پکار کر کہا: والد گرامی! تھوڑا دور ہی رک جائیں، آپ کا مجھ سے اور میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں رہا۔

والد کو بڑا تعجب ہوا کہ بیٹا کیا کہہ رہا ہے۔ حیرت زدہ لہجے میں پوچھا: پیارے بیٹے! آخر کیوں؟ طفیل نے جواب دیا: ابا جان! میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ میں نے محمد ﷺ کے دین کی پیروی کر لی ہے۔ آپ کا دین میرے دین اسلام سے قطعاً مختلف ہے۔ آپ بتوں کی پوجا کرنے والے ہیں اور میں ایک رب کو ماننے والا ہوں۔ باپ ایک لمحہ میں حقیقت سمجھ گیا کہ اس کا بیٹا نہایت ذہین و فطین ہے۔ باپ نے کہا: طفیل! جو تمہارا دین ہے وہی میرا بھی دین ہے۔ طفیل کہنے

ماہِ محرم نیا سال

بَیِّنَات

جھوٹ گھڑ لیے ہیں، جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ نہ تو وہ نبی ﷺ سے ثابت ہیں اور نہ ہی سلف صالحین سے۔ لوگوں نے دس محرم کے حوالے سے بہت سی عبادات گھڑ لیں۔ بہت زیادہ گمراہ کن اعمال کو عبادت بنا دیا ہے جن میں کوئی خیر اور بھلائی نہیں۔

بندگان الہی! اپنی جانوں اور اپنے دین کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ، بدعتوں سے بچ جاؤ۔ اللہ کی شریعت کو تبدیل کرنے سے بھی بچ جاؤ گے تو تم پر امن رہو گے۔ تم سب سے بہترین امت ہو، تم معتدل امت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روشن شریعت پر چھوڑا ہے جس میں دن اور رات برابر ہیں۔ جس نے کوئی ایسا کام ایجاد کر لیا جو شریعت کا حصہ نہیں تو وہ مسترد ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کی اسی طرح عبادت کی جائے جس طرح رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک نے طریقہ بتلادیا ہے۔ اس میں اضافہ اور کمی دونوں ناپسندیدہ ہیں۔ ہمیں تو اللہ کا یہ فرمان کافی ہے:

﴿الْيَوْمَ يَكْفُرُ الْكَافِرُونَ مِنَ دِينِكُمْ فَلَا تُخَفُّوهُمْ وَاصْخَبُوا الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدہ: ۳)

”آج کافروں کو تمہارے دین کی طرف سے پوری مایوسی ہو چکی ہے لہذا تم ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔“

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہر ایسی عبادت سے دور رہو جسے صحابہ کرام نے عبادت نہیں سمجھا۔ کیونکہ سلف صالحین نے اس معاملے میں بعد میں آنیوالوں کیلئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑی۔ اللہ سے ڈرو اور سلف صالحین کی راہ اختیار کرو، اگر تم نے ان کی راہ اختیار کر لی تو سبقت لے جاؤ گے اور اگر اس راہ کو چھوڑ دیا تو گمراہ ہو جاؤ گے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سنت پر قائم رہنے کی توفیق دے۔ بدعتوں سے ہمیں بچالے۔ ہمیں معتدل راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سادہ مزاج ہوتے ہیں۔ ان کے ہاں منافقت نہیں ہوتی۔ میں نے ابو ولید سے ایک سوال کیا کہ آپ کے قبیلے کی عادات و روایات کیا ہیں؟ کہنے لگے: اب تو بے شمار سہولتیں میسر ہیں۔ ہمارے بچپن میں ان سہولتوں کا کوئی تصور نہ تھا۔ ہمارے اس گاؤں میں برگرد کا ایک درخت تھا۔ اس کے نیچے بازار لگتا تھا، دوپہر کے وقت اسی درخت کے نیچے چار پائیاں ڈال کر لوگ سو جایا کرتے تھے۔ وہیں شادی بیاہ کی تقریبات منعقد ہوتیں یہ درخت کئی سو سال پرانا ہے۔ میں نے ان کو بتایا کہ بالکل اسی طرح ہمارے اپنے گاؤں میں بھی لوگ برگرد کے درخت کے نیچے بیٹھتے، سوتے، گپ شپ کرتے، کھیلتے اور تماشے کرتے تھے۔

کہنے لگے: چلو اٹھو! ہم آپ کو برگرد کا وہ درخت دکھاتے ہیں۔ ہم مسجد سے اٹھے تو کھنڈرات سے گزرتے ہوئے برگرد کے درخت کے نیچے جا کھڑے ہوئے۔ درخت کا بیشتر حصہ اب کٹ چکا تھا۔ ارد گرد جدید مکانات بن چکے تھے۔ کہنے لگے: پرانے زمانے میں گاؤں کے لوگ دن کا بیشتر حصہ یہیں گزارا کرتے تھے۔ ایک ساتھی نے ایک مضبوط ٹہنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے ساتھ گوشت لٹکا ہوتا تھا اور اسی کے نیچے گوشت فروش بیٹھا کرتا تھا۔

سبحان اللہ! اب تو اس ملک میں بڑی خیر و برکت آ گئی ہے۔ آل سعود کی حکومت سعودی عرب پر ابر رحمت کی طرح چھا گئی ہے۔ ہر طرف دولت کی ریل پیل ہے۔ اس گاؤں میں زمانے بھر کی سہولتیں میسر ہیں۔ ڈپنٹری ہے سکول ہیں۔ ہر گھر میں پینے کا صاف پانی جدہ سے مہیا کیا جاتا ہے۔ ملک میں امن و امان ہے۔ لوگ بار بار آل سعود کے لیے دعائیں کر رہے تھے۔ میں نے کہا: آل سعود کے لیے صرف مقامی افراد ہی نہیں بلکہ ہم غیر ملکی مقیم بھی ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اس ملک میں خیر و برکت ہے۔ مقابلاً اشیاء سستی اور متوفر ہیں۔ ملک میں کسی چیز کی کمی نہیں۔ بنیادی سہولتیں عام ہیں۔ بطور خاص کھانے پینے کی اشیاء آج سے چالیس سال پہلے والے ریٹ پر مل جاتی ہیں۔ مضبوط کرسی کی بدولت یہاں اشیاء کی قیمتوں میں بالعموم استحکام رہتا ہے۔ سب لوگ مطمئن اور خوشحال ہیں۔

سیدنا طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق بڑی نرمی، محبت اور پیار کے ساتھ دعوت دینا شروع کی۔ ادھر اللہ کے رسول ﷺ کی دعا بھی بارگاہ الہی میں شرف قبولیت پا چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے دوس قبیلے کو ہدایت دینا شروع کر دی۔ آہستہ آہستہ لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔ طفیل داعی تھے مستقل مزاجی سے دعوت دیتے رہے۔ اس دوران اللہ کے رسول ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لے گئے۔ بدر احد، خندق جیسے غزوات ہو چکے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ غزوہ خیبر سے فاتح بن کر مدینہ طیبہ تشریف لے آئے ہیں۔ آپ ﷺ کے ہمراہ خاصی بڑی مقدار میں مال غنیمت تھا۔ جس کا مال بھی خاصا زیادہ تھا۔ ایک دن مدینہ شریف میں کچھ لوگوں کی آمد کا غلغلہ برپا ہوا۔ معلوم ہوا کوئی قافلہ باہر سے آیا ہے۔ یہ خوش قسمت قافلہ سیدنا طفیل بن عمرو دودی کی قیادت میں مدینہ داخل ہوا۔ ان کے ساتھ ستر یا اسی گھرانے تھے۔ روایات کے مطابق اس قافلے میں مردوں، عورتوں اور بچوں کی تعداد تین سو کے قریب تھی۔ یہ سیدنا طفیل بن عمرو کی محنتوں اور اللہ کے رسول ﷺ کی دعاؤں کے ثمرات تھے۔ آپ ﷺ دوس کی آمد سے اتنا زیادہ خوش ہوئے کہ آپ نے خیبر کے غنیمت کے مال سے اس وفد کو بھی عطا فرمایا۔ ایک روایت کے مطابق یہ قافلہ خیبر جا پہنچا تھا۔

سیدنا طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کتنی ہی باتیں تاریخ کے سینے میں محفوظ ہیں۔ وہ بہادر، شجاع اور مجاہد تھے۔ جب مدینہ طیبہ میں اللہ کے رسول ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل ہو گیا تو پھر وہیں کے باسی ہو گئے۔ ان کی بقیہ ساری زندگی مدینہ طیبہ ہی میں گزرتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے انہی کے علاقے میں دوس قبیلے کے ایک بت کو ڈھانے کی ذمہ داری بھی سیدنا طفیل رضی اللہ عنہ کے سپرد کی۔ وہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بھی ساتھی رہے۔ جب عرب کے بعض لوگ اسلام سے منحرف ہو کر مرتد بن گئے تو جن مجاہدین نے ان کا مقابلہ کیا، سیدنا طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ اس ہراول دستے میں شامل تھے۔ ہم لوگ ان کی ہستی میں کتنی ہی دیر تک ان کی باتیں کرتے رہے۔

قارئین کرام! مجھے دیہاتی زندگی اور دیہات میں رہنے والوں کی بود و باش پسند ہے۔ یہ لوگ بڑے مخلص اور

تظہیموں جن میں رابطہ عالم اسلامی اور اتحاد عالمی علماء المسلمین نے بھی شدید تشویش اور غم و غصہ کا اظہار کیا اور امریکہ سے کہا ہے کہ وہ عقل کے ناخن لیں اور اس یکطرفہ قانون کو واپس لیں۔

عالمی تعلقات اور حالات حاضرہ پر نظر رکھنے والے ممتاز ماہرین نے بھی اس قانون کے منظور ہونے پر تعجب کا اظہار کیا اور کہا ہے کہ اس کے منفی اثرات مرتب ہونگے اور امریکہ کی ساکھ متاثر ہوگی۔ اس میں تعصب اور بغض کی بو آرہی ہے۔ یہ غیر حکیمانہ قانون خود امریکہ کے لیے رسوائی کا باعث ہوگا۔ 70 سالہ سعودی امریکہ تعلقات بے حد متاثر ہونگے۔ ماہرین نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ اگر انہوں نے اس پر نظر ثانی نہ کی تو یہ تعلقات ختم بھی ہو سکتے ہیں۔

اس قانون کے پاس ہونے سے ایک طرف جہاں امریکیوں کو آئیر باڈلی ہے کہ وہ سعودیہ کے خلاف ہرجانے کا مقدمہ دائر کریں وہاں امریکہ کی جانب سے عراق، افغانستان، صومالیہ، یمن میں ہزاروں افراد کو قتل کرنے پر بھی مقدمات دائر ہونے کا موقع ملے گا۔ ڈرون

حملوں میں ناحق قتل ہونے والے بے گناہ ہزاروں بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کی بازگشت بھی سنی جائے گی۔ یہ ایک ایسا دواڑہ کھولے گا کہ پھر نہ صرف امریکہ بلکہ نیو کی فوج میں شامل فوجیوں اور ان کے

ممالک مقدمات سے نہ بچ سکیں گے۔

عالمی ردعمل کے بعد امریکی صدر نے کانگریس سے اپیل کی ہے کہ وہ اس بل پر نظر ثانی کریں اور دوبارہ ایوان میں پیش کریں اور کوئی ایسا راستہ نکالیں جس سے دونوں ممالک کے باہمی تعلقات متاثر نہ ہوں۔ امریکی کانگریس کا پاس کردہ یہ بل ان کی متکبرانہ پالیسیوں کا تسلسل ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب دنیا میں امریکیوں کے علاوہ کسی کے حقوق نہیں رہے۔ جو لوگ امریکی فوجیوں کے ہاتھوں قتل ہوئے اور یہ لوگ نہ تو جنگ میں شریک تھے اور نہ ہی کسی ملک کو مطلوب تھے جن میں اکثریت بچوں اور عورتوں کی ہے۔ ان کا مدد کون کرے گا اور ناحق قتل کا ہرجانہ کون بھرے گا؟ قرآن پڑھتے اور حفظ کرتے معصوم بچوں اور افغانستان میں شادی کی تقریبات میں شریک عورتوں اور ہسپتال میں زیر علاج مریضوں کا

# سعودی عرب کے خلاف امریکی کانگریس کا نامعقول فیصلہ!

Justice Against sponsors

Terrorisms Act 9/11 کی منظوری دی تھی۔

سعودی عرب نے اس بل کی منظوری پر اپنے شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے اس کی مذمت کی اور کہا کہ اس بل کی منظوری سے دیگر ممالک کی خود مختاری اور آئینی کے اصولوں کو نقصان پہنچے گا۔ سعودی امریکہ تعلقات بھی متاثر ہونگے۔ سعودی عرب نے واضح موقف اختیار کرتے ہوئے اس قانون کو مسترد کر دیا۔

اس تنازعہ اور نامعقول بل پر عالمی سطح پر بھی شدید ردعمل سامنے آیا۔ حتیٰ کہ امریکی قومی سلامتی کے ماہرین نے بھی اسے امریکا کے لیے نقصان دہ قرار دیا اور خدشہ

امریکی نفسیات سے آگاہی رکھنے والے ماہرین کا کہنا ہے کہ آپ کسی امریکی شخص کے چہرے کو دیکھ کر اس کی اندرونی کیفیت معلوم نہیں کر سکتے۔ بظاہر خوش اور مطمئن نظر آنے والوں کی مسکراہٹ بھی دل کی بات کو ظاہر نہیں ہونے دیتی۔ اس کی صداقت اب بالکل عیاں ہو چکی ہے۔ حالیہ دنوں میں امریکی کانگریس نے ایک نامعقول بل (Jasta) سعودی عرب کے خلاف پاس کیا ہے۔ جس کی رو سے 11 ستمبر 2001 کو امریکہ میں ہونے والے دہشت گرد حملوں کے متاثرین اور ہلاک شدگان کے ورثا کو یہ حق دے دیا گیا ہے کہ وہ سعودی حکومت پر ہرجانے کا دعویٰ کرنے کے اہل ہونگے۔ کیونکہ

اس دہشت گرد کارروائی میں چار ہوائی جہاز انہما کر کے استعمال ہوئے۔ جن میں انیس ہائی جیکروں میں سے پندرہ ہائی جیکرز سعودی شہری کے طور پر شناخت ہوئے تھے۔

امریکہ کے صدر بارک اوبامہ

نے کانگریس کے پاس کردہ قانون کو وینو کر دیا تھا۔ جبکہ کانگریس کے دونوں ایوانوں نے دوبارہ اس بل کو وینو کرنے کا حق مسترد کر دیا۔ امریکی صدر نے وینو کے حق کو مسترد کرنے پر انہما کا اظہار کیا اور کانگریس کو خبردار کیا کہ وہ خطرناک کھیل کھیل رہے ہیں جس کے نتائج اچھے نہیں ہونگے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسی صورت میں عراق، افغانستان و دیگر ممالک میں امریکی افراد کو بھی ایسے مقدمات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

Jasta قانون کی مخالفت میں امریکی انتظامیہ وزیر دفاع، مسلح افواج کے سربراہ اور سنٹرل انٹیلی جنس ایجنسی کے ڈائریکٹر نے بھی اس تنازعہ بل کی شدید مخالفت کی اس کے باوجود جاسٹا کو قانون کا حصہ بنانا باعث تشویش ہے۔ امریکی ایوان بالا نے مئی 2016 کو

**Jasta قانون کی مخالفت میں امریکی انتظامیہ وزیر دفاع مسلح افواج کے سربراہ سنٹرل انٹیلی جنس ایجنسی کے ڈائریکٹر نے بھی اس تنازعہ بل کی شدید مخالفت کی اس کے باوجود جاسٹا کو قانون کا حصہ بنانا باعث تشویش ہے۔**

ظاہر کیا کہ اس پر عمل درآمد سے دنیا سے تعلقات متاثر ہونگے۔ روس نے بھی اس پر شدید تنقید کی ہے اور اسے غیر معقول قرار دیا۔ امریکہ نے اس قانون سازی میں عالمی قوانین کو یکسر نظر انداز کیا۔ اور صرف امریکی عوام کے تحفظ کی بات کی ہے۔ خلیج تعاون کونسل نے بھی اسے مسترد کرتے ہوئے گہری تشویش کا اظہار کیا اور اسے بین الاقوامی قوانین کے خلاف قرار دیا ہے۔ امریکی دانشوروں کی ایک جماعت نے اسے مضحکہ خیز قرار دیتے ہوئے اقوام متحدہ کے اصولوں کے منافی قرار دیا اور کہا کہ تمام ممالک کے درمیان مساویانہ سلوک کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس بل کے منظور ہونے پر پوری دنیا میں تشویش کی لہر پیدا ہوئی اور تمام ممالک کی طرف سے ناپسندیدگی کا اظہار ہو رہا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ اس کے نفاذ سے امریکہ کے دنیا سے تعلقات یقیناً متاثر ہونگے۔ مختلف عالمی



یہاں وہ اولی الامر جو اپنے منصب کے لحاظ سے فی الحقیقت اللہ کے رسول ﷺ اور خلفائے راشدین کا جانشین ہونے کا انتہائی محترم و مقدس عہدہ رکھتا ہے۔ سیرت و کردار کی پرکھ کے کسی مرحلے سے نہیں گذرتا۔ اپنی بد کردار اور رسوائے زمانہ لوگ مہم دار بن کر میدان میں نکلتے ہیں اور دھونس و دھامی کے بدترین ہتھکنڈوں کے ذریعے اس مقدس ایوان میں جا پہنچتے ہیں جو قرآن و سنت کے مطابق قانون سازی کا پابند ہے۔ پھر وہاں بیٹھ کر جو کچھ کرتے ہیں اس کا مشاہدہ ہم گذشتہ ۶۹ سال سے کر رہے ہیں۔

نظریہ پاکستان محدود ہو گیا ہے ملک کے آئین اور انتخابی قوانین کی رو سے پاکستان میں علاقے، زبان، نسل اور دیگر تعصبات کے حوالے سے ووٹ مانگنا ممنوع ہے لیکن اس کے برعکس انہی تعصبات پر مبنی سیاسی جماعتیں تشکیل دینے اور علاقائی، نسلی، لسانی، مسلکی نعروں کی بنیادوں پر انتخابات میں حصہ لینے کی کھلی جھوٹ ہے جس نے ہماری ملی وحدت اور قومی یکجہتی کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔

الیہ سوا مشرقی پاکستان کے بعد بھی ہماری آنکھیں نہیں کھلیں اور ہم انہی تاریک راہوں پر قدم بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔ تعصبات پر مبنی تنظیموں نے ہماری سیاسی تعلیمی اور معاشرتی و معاشی زندگی کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ پورا معاشرہ انارکی لا قانونیت، قتل و غارت گری، فتنہ و فساد کی لپیٹ میں آ چکا ہے۔ لیکن ایسی تنظیموں پر پابندی کی بجائے انہیں باقاعدہ تسلیم کیا جاتا ہے، قومی اور سیاسی جماعتیں ان سے سودے بازی کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتیں۔

پاکستان کا حصول کسی فتنہ مسلک، سوشلزم اور پنجابی، بھاری، سندھی، بلوچی کے لیے نہیں تھا بلکہ مسلمانان ہند کے لیے تھا۔ جہاں وہ قرآن و سنت کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کر سکیں۔ تقسیم ہند سے پہلے مسلمان، پنجابی، سندھی، بلوچی اور لسانیت کے موذی مرض میں مبتلا نہ تھے۔ اس وقت کوئی دیوبندی، بریلوی، شیعہ نہ تھا، اگر کچھ تھا تو صرف مسلمان تھا۔ ہر مسلمان کے سر پر ایک دھن سوار تھی، پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔ خلفائے راشدین کے بعد مسلمانوں میں ایسی اخوت اور یکجہتی کی

ذریعہ مملکت کے مقاصد اعلیٰ کا تعین کر دیا گیا۔ یوں تفکیک دستور کی حد تک صورت حال اسلام، جمہوریت اور نظریہ پاکستان سے ہم آہنگ رہی۔ بد قسمتی سے ہماری عملی سیاست کے طور طریقے دستور کی اس روح کے یکسر منافی اور سیکولر ریاست کی روایات کے مطابق رکھے گئے۔ دو بنیادی خرابیوں نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کو نہ اسلامی رہنے دیا نہ جمہوری۔

سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔“

ایک اسلامی معاشرے کو محتاط اور حساس ہونا چاہیے ہمارے یہاں سیاست مختلف تعصبات اور عوام کی محرومیوں سے جذباتی استحصال کا کھیل، حصول اقتدار، لوٹ مار اور ہوس پرستی کا ذریعہ بن کر رہ گیا ہے۔

# پاکستان کا مطلب کیا

## ... لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ نے ہمارے لیے قائم کیا ہے۔ اسلام کا سبق یہ ہے کہ امور کے وسائل کے بارے میں فیصلے باہمی بحث و تحقیق اور مشوروں سے کیا کرو۔“

۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کی قرارداد پاکستان کے مطابق پاکستان اسلام کے نام پر مسلم قومیت کے نظریہ بنیاد پر اور جمہوری ذرائع سے حاصل کیا گیا۔ ۱۹۵۳ء سے ۱۹۷۳ء تک بننے والے تمام دساتیر میں اسے اسلامی جمہوریہ پاکستان کا نام دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا مقتدر اعلیٰ تسلیم کیا گیا اور عوام کا حق حاکمیت نیابتی قرار دیا گیا۔ قرآن و سنت کو ماخذ قانون بنایا گیا اور قرارداد مقاصد کے

پاکستان کا حصول کسی فتنہ مسلک، سوشلزم اور پنجابی، بھاری، سندھی، بلوچی کے لیے نہیں تھا بلکہ مسلمانان ہند کے لیے تھا۔ تقسیم ہند سے پہلے مسلمان، پنجابی، سندھی، بلوچی اور لسانیت کے موذی مرض میں مبتلا نہ تھے۔

سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ”جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر ہیں۔“

ایک اسلامی معاشرے کو محتاط اور حساس ہونا چاہیے ہمارے یہاں سیاست مختلف تعصبات اور عوام کی محرومیوں سے جذباتی استحصال کا کھیل، حصول اقتدار، لوٹ مار اور ہوس پرستی کا ذریعہ بن کر رہ گیا ہے۔

سورۃ الانعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کہو وہ اللہ اس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب اوپر سے نازل کر دے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے برپا کر دے یا تمہیں گرد ہوں میں تقسیم کر کے آپس میں ایک دوسرے کے تشدد کا مزا چکھا دے۔“

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جب اللہ کسی قوم کا بھلا چاہتا ہے تو اس کے حکمران و دانشمند لوگوں کو بنا دیتا ہے اور اس کا مال بھی لوگوں کے ہاتھوں میں دے دیتا ہے۔ جب اللہ کسی قوم کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتا ہے تو اس پر نادانوں کو حکمران بنا دیتا ہے اور اس کا مال بخیل لوگوں کے ہاتھوں میں دے دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ)

سورۃ الانعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کہو وہ اللہ اس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب اوپر سے نازل کر دے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے برپا کر دے یا تمہیں گرد ہوں میں تقسیم کر کے آپس میں ایک دوسرے کے تشدد کا مزا چکھا دے۔“

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جب اللہ کسی قوم کا بھلا چاہتا ہے تو اس کے حکمران و دانشمند لوگوں کو بنا دیتا ہے اور اس کا مال بھی لوگوں کے ہاتھوں میں دے دیتا ہے۔ جب اللہ کسی قوم کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتا ہے تو اس پر نادانوں کو حکمران بنا دیتا ہے اور اس کا مال بخیل لوگوں کے ہاتھوں میں دے دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ)

سورۃ الانعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کہو وہ اللہ اس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب اوپر سے نازل کر دے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے برپا کر دے یا تمہیں گرد ہوں میں تقسیم کر کے آپس میں ایک دوسرے کے تشدد کا مزا چکھا دے۔“

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جب اللہ کسی قوم کا بھلا چاہتا ہے تو اس کے حکمران و دانشمند لوگوں کو بنا دیتا ہے اور اس کا مال بھی لوگوں کے ہاتھوں میں دے دیتا ہے۔ جب اللہ کسی قوم کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتا ہے تو اس پر نادانوں کو حکمران بنا دیتا ہے اور اس کا مال بخیل لوگوں کے ہاتھوں میں دے دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ)

سورۃ الانعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کہو وہ اللہ اس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب اوپر سے نازل کر دے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے برپا کر دے یا تمہیں گرد ہوں میں تقسیم کر کے آپس میں ایک دوسرے کے تشدد کا مزا چکھا دے۔“

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جب اللہ کسی قوم کا بھلا چاہتا ہے تو اس کے حکمران و دانشمند لوگوں کو بنا دیتا ہے اور اس کا مال بھی لوگوں کے ہاتھوں میں دے دیتا ہے۔ جب اللہ کسی قوم کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتا ہے تو اس پر نادانوں کو حکمران بنا دیتا ہے اور اس کا مال بخیل لوگوں کے ہاتھوں میں دے دیتا ہے۔“ (ابن ماجہ)

سورۃ الانعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کہو وہ اللہ اس پر قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب اوپر سے نازل کر دے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے برپا کر دے یا تمہیں گرد ہوں میں تقسیم کر کے آپس میں ایک دوسرے کے تشدد کا مزا چکھا دے۔“

کہیں مثال نہیں ملتی۔

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد سے اب تک کوئی ایسا دور نہیں گذرا جس میں اسلام کے ساتھ مذاق نہ کیا گیا ہو۔ ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے عوامی مارشل لاء کے دور میں ایک ہارلش وزیر نے ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اللہ نے چودہ سو سال پہلے دفعہ ۱۴۳ نافذ کر رکھی ہے۔ اگر ہم نے لگا دی ہے تو کوئی قیامت آگئی ہے۔ اس وقت ملک میں ڈینس رولز آف پاکستان ایمر جنسی اور دفعہ ۱۴۳ نافذ تھی اور بنیادی حقوق معطل تھے۔

اسلام کے نام پر قائم ہونے والے ملک پر انگریز کے ٹمک خور اور مراعات یافتہ طبقہ جنہیں ملک و قوم سے ٹمک حرامی اور غداری کے صلہ میں جاگیروں سے نوازا گیا مسلط چلے آ رہے ہیں ملک کی قسمت کے مالک بنے ہوئے ہیں اور جمہوریت کے سب سے بڑے دعویدار ہیں۔ جبکہ جمہوریت کا سایہ بھی ان کے قریب سے نہیں

گذرا۔ گذشتہ ۶۹ سال سے یہی جاہل اور سفاک لوگ دندناتے پھرتے ہیں جس طرح اپنے آقا انگریز کے دور حکومت میں دندناتے پھرتے تھے۔ ان کو ملک و قوم سے غداری کے

صلہ میں انگریز بہادر نے نوابی سرداری، جاگیر داری اور چودھراہٹ سے نوازا اس کے سوا ان کی اور کیا تعریف ہے۔ ان کا ایمان دین و مذہب سب کچھ اپنی ذات ہے پھر بھی یہ جمہوریت کے سب سے بڑے چیمپین بنے ہوئے ہیں۔

ان کے ہوتے ہوئے کوئی خوشگوار تبدیلی رونما نہیں ہو سکتی اور وہ صرف اسلامی قوانین کے نفاذ سے آسکتی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور گروہ ہے جو ماہرین قانون اور دانشور کہلاتا ہے جن کا کام نئی نئی اصطلاحیں تالیفیں گھڑنا اور موٹھگیاں لگانا ہے۔

سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”لیکن ہی باتیں ان سے پہلے لوگ بھی کیا کرتے تھے۔“  
در اصل ان ماہرین کی مجبوری ہے کہ ذہنی طور پر یہ مغرب زدہ ہیں یا مخصوص فرقہ یا مسلک سے متعلق ہیں اور وہی نظریات و عقائد دوسروں پر ٹھونسا چاہتے ہیں۔

اس کے علاوہ ان میں اتنی اخلاقی جرأت نہیں کہ اللہ کے قانون کو صریحاً ماننے سے انکار کریں۔ اپنا بھرم رکھنے کے لیے جہاں بات نہ بن رہی ہو وہاں اجتہاد کا سہارا ڈھونڈ لیتے ہیں۔

اسلام دین فطرت ہے اس میں کوئی چیز فوق الفطرت نہیں۔ اجتہاد ایسے مسائل پر ہو سکتا ہے جو قرآن و سنت سے ثابت نہ ہوں اور ایسے مسائل شاید ہی ہوں جن پر اجتہاد کی ضرورت ہو۔ قرآن حکیم میں احکامات صاف کھلے اور واضح بیان ہوئے ہیں جس میں کسی اشکال اور ابہام کی کوئی گنجائش نہیں۔

یہ احکامات نبی کریم ﷺ خلفائے راشدین اور زمانہ مابعد میں نافذ العمل رہے۔ اب بھی سعودی عرب میں ان پر انتہائی کامیابی سے عمل ہو رہا ہے۔ اجتہاد کا استحقاق بھی ایسے ادارے مجلس شوریٰ یا اسمبلی کو ہے جو باکردار ایماندار دیندار دیانت دار متقی اور پرہیزگار لوگوں پر مشتمل ہو۔ نہ کہ قاتلوں، لٹیروں، دہشت

موجودہ دور میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ملک کی واحد دینی و سیاسی جماعت ہے جو حکومت و وقت سے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کرتی رہتی ہے اور اپنے مطالبے میں پورے ملک میں نفاذ اسلام کے لیے جلسوں اور ریلیوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

گروہوں، ہتہ خوروں کی آماجگاہ ہو۔ ۶۹ سال گذر جانے کے باوجود یہاں اسلام تو نہ آیا البتہ بے حیائی، فحاشی، عریانی اور فسطائیت ضرور آئی۔ لوٹ مار، قتل و غارت گری، رشوت ستانی، غنڈہ گردی، اغواء برائے نادان، آئین کا حصہ بن گئے ہیں۔ ان جرائم کے مرتکبین مہذب، معزز اور محترم کہلاتے ہیں۔

جبکہ محبت وطن، امن پسند، شریف اور قانون کا احترام کرنے والے عوام مصائب کی چکی میں پس رہے ہیں۔ اگر یہی جمہوریت ہے تو پھر اتار کی فسطائیت مارشل لاء اور آمریت کس چیز کا نام ہے؟

آج ہم خود غرضی کا طوق گلے میں ڈالے اپنوں سے بیگانے ہوئے بات بات پر آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں۔ حق کا ساتھ دینے سے کتراتے ہیں۔ جھوٹ کو گلے لگائے ہوئے ہیں۔ دل اللہ کے ڈر خوف سے خالی ہیں۔ انسانیت و روحانیت موجودہ دور میں جس طرح برباد ہو

رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ آج ہر وہ شخص جسے انسانیت کے ساتھ ذرہ برابر بھی محبت ہے وہ اس زوال اور اخلاقی پستی کے احساس سے بے چین ہے مگر بہت کم لوگ ایسے ہوں گے جنہوں نے اس بات پر غور و فکر کیا ہو گا کہ آخر اس پستی کا سبب کیا ہے؟

قرآن حکیم کو سامنے رکھ کر جب ہم اپنی پستی اور تباہی کا سبب معلوم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں صاف اور مدلل جواب ملتا ہے اور ہماری آنکھیں شرم سے جھک جاتی ہیں۔ غور کیجئے! آج ہمارے ملک کے حالات اتنے سنگین کیوں ہیں؟ اس کا جواب صاف ہے کہ ہم نے کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو بالائے طاق رکھ دیا ہے اور اللہ کی نافرمان قوموں کی طرح احکام الہی سے روگردانی کر رہے ہیں۔

۱۹۴۵ء میں قائد اعظم نے سری لنکا کے ایک اخبار کو پیغام دیتے ہوئے کہا تھا:

”اسلام دنیا میں جمہوریت، امن اور انصاف قائم کرنے اور مظلوموں کے حقوق کا تحفظ کرنے کے لیے آیا ہے۔ اب ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اسلام کے عظیم نظریات اور شاندار روایات کو برقرار رکھے۔ پاکستان میں سیکولر ذہن کا طبقہ یہی کہتا ہے کہ قائد

اعظم پاکستان کو سیکولر مملکت بنانا چاہتے تھے۔ جبکہ قائد اعظم کے کسی انٹرویو یا تقریر میں کہیں بھی انہوں نے سیکولر ازم کی بات نہیں کی۔ بلکہ ہر تقریر اور انٹرویو میں انہوں نے اسلامی مملکت پاکستان کا ذکر کیا۔

موجودہ دور میں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ملک کی واحد دینی و سیاسی جماعت ہے جو حکومت و وقت سے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا مطالبہ کرتی رہتی ہے اور اپنے مطالبے میں پورے ملک میں نفاذ اسلام کے لیے جلسوں اور ریلیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

ہمارے وزیر اعظم ملکی ترقی اور پاکستانیوں کو بحیثیت قوم خوشحال و کامیاب دیکھنے کی جو کوششیں اور محنت کر رہے ہیں وہ سب کے سامنے ہیں۔ لیکن ان تمام ٹمک خواہشات اور جدوجہد جو ملکی ترقی اور خوشحالی کے لیے کی جا رہی ہیں اس کے ساتھ اپنا کیا وعدہ بھی یاد رکھیں۔ آپ نے قوم سے وعدہ کیا تھا کہ آپ ملک میں اسلامی نظام کا

# غیر کے نام پر قتل..... اور نیا قانون!

جناب پروفیسر محمد عامر حفیظ

معاف، اہل اقتدار اور ملک کے باشعور حلقوں سے ایک سوال ہے کیا یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ لوگ بیٹیوں کو قتل کرنے کے لئے پیدا کرتے ہیں؟؟ کیوں ہمیشہ باپ اور بھائی کو قاتل اور ظالم کے روپ میں پیش کیا جاتا ہے؟؟ تحقیقاتی اداروں کی رپورٹ کے مطابق پاکستان کی یونیورسٹیز میں طالبات کی تعداد ساٹھ فیصد سے زائد ہے۔ یعنی لڑکیاں میڈیکل، ٹیکنالوجی، سوشل سائنس، قانون سمیت تمام شعبہ جات میں اعلیٰ ترین تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ ان میں سے دو فیصد بھی ایسی نہیں ہوں گی کہ جو اپنے خرچے پر پڑھ رہی ہوں۔ ہر ایک کو ان کے باپ نے ان مہنگے اداروں میں بھیجا ہے یا کوئی بھائی دن رات محنت کر کے بہن کے تعلیمی اخراجات برداشت کر رہا ہو گا۔ کیا باپ اور بھائی اپنے وسائل ان لڑکیوں پر اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ بعد میں ان کو قتل کر دیا جائے؟؟ اس طرح کی قانون سازی نہ صرف خاندانی نظام کی تباہی کا باعث بنتی ہے بلکہ خونی رشتوں کے درمیان اعتماد اور تقدس کو بھی ختم کر کے رکھ دیتی ہے۔

ارض پاک میں گزشتہ کچھ عرصہ کے دوران ہونیوالی قانون سازی نے خاندانی نظام کو کبھرے میں لا کھڑا کیا ہے۔ حقوق نسواں بل، حدود آرڈیننس اور اب اس غیرت کے نام پر بل کی آڑ میں ایسا اہتمام کیا جا رہا ہے کہ کسی بھی صورت میں معاشرے میں پھیلتی بے راہ روی اور مغربی روایات کے پروان چڑھنے میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ اس قسم کی قانون سازی سے کیا نتائج سامنے آئیں گے؟ یقیناً خاندانی نظام تباہ ہو جائے گا۔ خاندانی نظام مقدس رشتوں کی بنیاد پر چلتا ہے، ماں باپ اور بہن بھائی ایک دوسرے کے لئے قربانیاں دیتے ہیں، ہر کوئی اپنی اپنی ذمہ داریاں پوری کرتا ہے۔ اب اگر ایسا ماحول بنا دیا جائے کہ محنت مشقت سے پرورش کرنا والا باپ کسی بھی موقع پر اپنی اولاد کو اچھے برے کی تمیز نہ سکھا سکے یا انجانے میں کسی گڑھے میں گرے گی اپنی اولاد کو روک بھی نہ سکے تو پھر وہی ہوگا کہ جو یورپ امریکہ میں ہو رہا ہے۔ باپ اولاد کو بوجھ سمجھے گا اور بچپن میں اسے کسی بورڈنگ سکول اور بلوغت کے بعد گھر سے باہر اپنی زندگی گزارنا ہوگی۔ ایسی صورت میں کوئی باپ اپنے وسائل اولاد پر

اختیار کر لی جاتی ہے۔ اس حوالے سے سب سے پہلی بات تو یہ کہ اشتعال میں آ کر کسی کو قتل کرنے کی ہرگز حمایت نہیں کی جاسکتی۔ اسلام بھی ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتا بلکہ شادی بیاہ کے معاملے میں لڑکی کی مرضی کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ دراصل ہندو انہ رسومات کے زیر اثر ہمارے معاشرے میں ذات برادری اور بعض فرسودہ خیالات کے تحت مسائل پیدا ہو رہے ہیں جہاں لڑکی کی جانب سے ذرا سے بھی اظہار کو بغاوت قرار دے دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ایسے مسائل انتہائی خوش اسلوبی سے حل کئے جاسکتے ہیں۔ اس حوالے سے ہمیں قوانین کی بجائے سوچ کو بدلنے کی مہم چلانے کی ضرورت ہے۔ ایسی قانون

پاکستانی پارلیمنٹ نے غیرت کے نام پر قتل کی سختی سے روک تھام کا قانون منظور کر لیا ہے۔ اگر آپ کو یاد ہو تو کچھ عرصہ قبل میڈیا پر ایک بھرپور مہم چلائی گئی تھی جس میں تبدیل بلوچ اور چند اور لڑکیوں کے قتل کو غیرت کے نام پر قرار دے کر اس حوالے سے سخت قانون سازی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ پاکستانی پارلیمنٹ کی تیز ترین کارکردگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا کہ اتنے کم عرصے میں اس قانون کو منظور کر لیا گیا ہے۔ یعنی اب اگر کوئی والد، بھائی یا کوئی اور رشتہ دار کسی بھی صورت میں اپنی غیرت کا مظاہرہ کرے گا تو اسے معافی نہیں ملے گی۔ اگر کبھی بھی آپ کو لگے کہ کوئی ایسی حرکت ہو رہی ہے کہ جس سے آپ کی یا آپ کے

جہاں چند تلخ اور افسوسناک واقعات ہوتے ہیں وہیں اکثریت ایسے گھرانوں کی بھی ہے کہ جہاں عورت کو بیٹی، بیوی، ماں اور دیگر روپ میں انتہائی معزز مقام دیا جاتا ہے۔ ان پر وسائل لٹائے جاتے ہیں۔ ان کے لاڈ اٹھائے جاتے ہیں اور ان کی خاطر قربانیاں تک دی جاتی ہیں۔

سازی مقدس رشتوں کے درمیان غلط فہمیوں اور اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کا باعث بنتی ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ مغربی ممالک سزائے موت اور دیگر سخت سزائوں کے انتہائی مخالف ہیں بلکہ آئے روز ان کے فنڈز پر چلنے والی این جی اوز بھی پھانسیوں کے خلاف احتجاج کرتی نظر آتی ہیں۔ لیکن اس قانون کے بارے میں سب نے پینترا بدلا ہے۔ حتیٰ کہ ایم کیو ایم کے ایک رکن اسمبلی نے تو بل میں عمر قید کی سزا پر اعتراض بھی کیا کیونکہ ان کا خیال ہے کہ صرف پھانسی کی ہی سزا ہونی چاہیے۔ آئین پاکستان کے دیگر قوانین کے برعکس اس بل میں معافی کی آپشن یکسر ختم کر دی گئی ہے اور وراثت قاتل کو قصاص یا کسی بھی اور صورت میں معاف نہیں کر سکتے۔ اب یہ علمائے کرام ہی بتا سکتے ہیں کہ شریعت کی روشنی میں ایسا ممکن بھی ہے کہ نہیں؟؟ گستاخی

خاندان کی عزت کو نقصان پہنچ سکتا ہے تو فوری طور پر آنکھیں اور کان بند کر کے وہاں سے نکل جائیں کیونکہ اب پاکستان میں اس قسم کی غیرت کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ سرکار کا حکم یہی ہے کہ اپنی اپنی غیرت سنبھال کر رکھیں۔

ارض پاک میں سیکولر حلقے جب کوئی قانون سازی کرانا چاہتے ہیں تو بھرپور میڈیا مہم چلائی جاتی ہے، دو تین واقعات جنم لیتے ہیں جن کی آڑ میں دینی حلقوں کو دیوار کے ساتھ لگا دیا جاتا ہے، مغربی ممالک کا سفارتی دباؤ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے، چند این جی اوز سڑکوں پر موم بتیاں جلاتی ہیں اور سول سوسائٹی کے روپ میں مخصوص گروہ مہم چلاتے ہیں۔ ایسا پہلی بار نہیں ہوا بلکہ حدود آرڈیننس سمیت کئی مواقع پر یہ طریقہ کار آزمایا جا چکا ہے جبکہ اسلامی نظریاتی کونسل اور قانون توہین رسالت ﷺ کو ختم کرنے کے مطالبے تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد دہرائے جاتے ہیں۔ جس مسئلے پر رد عمل ذرا نرم ہو تو وہ کارنامہ سرانجام دے دیا جاتا ہے اور جب کبھی رد عمل سخت آجائے تو تھوڑی دیر کے لئے خاموشی

## پاکستان کا مطلب کیا

نفاذ کریں گے لیکن تیسری مرتبہ وزیر اعظم بننے کے باوجود بھی ابھی تک اس سلسلہ میں کوئی خوش رفت نہیں ہوئی۔

عہد و بیان کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اپنے طے شدہ معاہدوں کو پورا کرو۔“ (المائدہ) اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنے قول و فعل سے وعدہ پورا کرنے کی بے حد تاکید فرمائی ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ عہدے اور سرکاری ملازمتیں محض ذریعہ معاش نہیں بلکہ یہ امانت ہیں جو ان کا حق ادا نہ کر سکے اس کے لیے قیامت کے دن پشیمانی ہوگی۔

وزیر اعظم صاحب! وقت جتنا بھی مہربانی پر اتر آئے زندگی بار بار مواقع فراہم نہیں کرتی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تیسری مرتبہ وزارت عظمیٰ کا منصب عطا کیا ہے۔ جب تک آپ پاکستان میں اسلام اور شریعت کا نافذ کر کے دستور مملکت داری مرتب نہیں کرتے اس وقت تک انگریز کے دیئے ہوئے پارلیمانی نظام سے یہاں کے عوام کی فلاح و بہبود نہیں ہو سکتی۔

## خون و مایاں چلا گیا اس صدمت میں اگر امریکی کانگریس ان کے حقوق کے لیے بھی آواز اٹھاتی اور ان کے قتل میں شریک فوجیوں کے خلاف مقدمات درج کرنے کا مطالبہ کرتی تو دنیا اس فیصلے کو قبول کر لیتی۔ لیکن انہوں نے امریکی کانگریس نے یکطرفہ فیصلہ کیا جس نے ایک بار پھر امریکہ کی پالیسیوں پر شدید تنقید کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ یہ تنقید صرف غیر امریکیوں نے نہیں بلکہ خود امریکہ کی سرکردہ شخصیات جن میں وزیر دفاع وليم ایس کوہن، سابق اٹارنی جنرل مائیکل بی سوکاسی امریکی سی آئی اے کے ڈائریکٹر مائیکل مودل و دیگر اہم افراد نے ایک خط میں بارک اوبامہ کو حالات کی گنجشیں سے آگاہ کیا اور لکھا ہے کہ اس سے امریکہ سموریہ تعلقات کو سخت نقصان پہنچے گا۔

ہم بھی ان سطور کے ذریعے سعودی حکومت کے خلاف اس بل کی منظوری کو غیر مناسب اور غیر پسندیدہ عمل قرار دیتے ہیں اور شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ اسے کسی بھی ملک کی خود مختاری کے خلاف انتہائی اقدام قرار دیتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ اسے فی الفور ختم کیا جائے۔

مسائل اپنی روایات اور عزت و احترام کے رشتوں کے ذریعے حل نہیں کر سکتے؟؟ کوئی احمق ہی معاشرے میں خواتین کے حقوق اور ان کے کردار سے انکار کر سکتا ہے؟ لیکن سوال یہ ہے کہ خواتین کے حقوق کا مکمل خاکہ وہی ہے کہ جو سیکولر مغربی مفکرین نے پیش کیا ہے۔ جس پر مغربی معاشرے کو کھڑا کیا گیا ہے۔ ہم کیوں ان کے بچائے جال میں پھنس کر ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں؟ کیا ہم اپنے معاشرتی و سماجی مسائل حل کرنے کے لئے کوئی ایسا حل نہیں ڈھونڈ سکتے کہ جو ہماری دینی و خاندانی روایات کے مطابق ہو۔ معاشرے میں شدت پسندی اور فرسودہ روایات سے انکار نہیں لیکن ایسا بھی نہیں کہ بیرونی اشاروں پر اپنے سماج کو ہی بدل کر رکھ دیا جائے۔ جی ہاں! ہمیں اپنے معاشرے میں خواتین کو باعزت مقام دلانے کی ہم چلائی ہے، انہیں مختلف صورتوں میں محروم رکھنے کے رویوں کی حوصلہ شکنی کرنی ہے، ان کے حقوق کی آواز بلند کرنی ہے، ان کی بات کو سننا ہے، انہیں معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنے کے بہترین مواقع فراہم کرنے ہیں، سماج کی بہترین اور آئندہ نسل کی اصلاح کے لئے انہیں عظیم ترین کردار ادا کرنا ہے۔ خاندانی نظام کی مضبوطی اور بگاڑ کو ختم کرنے کے لئے انہیں قائم کردار ادا کرنا ہے۔ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اس کے لئے کوشش کریں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی گزارش ہے کہ ہر ایک باپ، ہر بھائی، ہر رشتہ دار کو ہی غلط، قاتل اور ظالم نہ سمجھ لیا جائے۔ ہمارا معاشرہ خواتین کے حوالے سے اتنا بھی برا نہیں۔ جہاں چند تلخ اور افسوسناک واقعات ہوتے ہیں وہیں اکثریت ایسے گھرانوں کی بھی ہے کہ جہاں عورت کو بیٹی، بیوی، ماں اور دیگر روپ میں انتہائی معزز مقام دیا جاتا ہے۔ ان پر وسائل لٹائے جاتے ہیں۔ ان کے لاڈ اٹھائے جاتے ہیں اور ان کی خاطر قربانیاں تک دی جاتی ہیں۔

کیا ہمارے قانون سازوں نے اس بارے میں بھی کچھ غور کیا ہے یا کہیں سے آئی ڈکٹیشن پر بس قانون پاس کرنے کی ہی جلدی کی ہے؟؟

خرچ ہی نہیں کرنا چاہے گا اور نہ ہی گھر میں رکھنا پسند کرے گا۔ نام نہاد آزادی نسواں کے غدارے بلند کر نیوالی خواتین کو ذرا اس بارے میں غور کرنا چاہیے کہ جب باپ کی شفقت کا سایہ اور تعلیم، رہائش، خوراک اور دیگر ضروریات کے لئے وسائل نہ ملیں گے تو پھر زندگی کیسی ہوگی؟ اگر کسی کو شک ہو تو یورپ و امریکہ میں ایسی ہی زندگی گزارتی لڑکیوں سے احوال پوچھ لیں کہ ان کے لاڈ کون اٹھاتا ہے؟ انہیں تعلیم و خوراک کے لئے کتنے کتنے کھنے محنت مزدوری کرنا پڑتی ہے؟ کیا انہیں بھی بڑے بڑے ہوٹلوں میں بھی سہائی تقریبات میں خواتین کے حقوق کے لئے آواز بلند کرنے کا تاہم بھی ملتا ہے کہ نہیں؟ دوسری جانب ایک اہم سوال یہ بھی ہے کہ ماں باپ، بہن بھائیوں اور خاندان کی مخالفت کر کے کسی انجان کے دکھائے خوابوں کی اسیر ہو کر گھر چھوڑ دینے والی لڑکیاں کونسا کھ پاتی ہیں؟ اگر کسی کو تحقیق کرنا ہو تو جا کر دیکھ کہ زیادہ تر کچھ ہی عرصے بعد کسی دارالامان میں زندگی کی گنجشوں کی چکی میں پس رہی ہوتی ہیں۔ ماں باپ اور بھائی تو مجرم ٹھہرے کہ جو رکاوٹ بننے کی کوشش کرتے ہیں لیکن پھر ایسا ہے کہ ان لڑکیوں کی خوشگوار زندگی کی ضمانت کے لئے بھی کوئی قانون سازی ہونی چاہیے؟؟ جب ان کی اور خاندان کی عزت کو پامال کر کے انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے تو پھر مجرم کون ہوتا ہے؟؟ کیا میڈیا جو ان واقعات کو اچھا ہے یا وہ این جی اوز جو پہلے کارڈز لیکر احتجاج کرتی ہیں؟؟ پھر کوئی بھی ان کا پرسان حال نہیں ہوتا؟ ان کی زندگی کے عذاب کی پھر کوئی کہانی نہیں سنتا اور نہ ہی کوئی میڈیا اس بارے میں بات کرنا پسند کرتا ہے؟ خواتین کو خود بھی اس بارے میں غور کرنا چاہیے کہ انہیں متاثر کرنے کے لئے لگائے جانے والے کو کھلے نعروں اور دکھائے جانے والے خوشنما خوابوں کی کچھ حقیقت بھی ہے یا یہ صرف انہیں مصنوعات کا گاہک بنانے اور اپنی طرز معاشرت میں پھنسانے کے لئے رچائے جانے والے ڈرامے ہیں؟ کیا ہم نے واقعی معاشرتی بحران کا شکار ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے؟ کیا ہمارے صاحب اقتدار اور باشعور حلقے یہ طے کر چکے ہیں کہ ہم نے خاندانی نظام کا طوق اتار بیٹھا ہے، کیا ترقی کا زینہ صرف مغربی روایات کو ہی سمجھ لیا گیا ہے؟ کیا ہم اپنے سماجی اور معاشرتی



## امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد کا دورہ گوجرانوالہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے امیر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد ایک روزہ دورے پر مورخہ 17 ستمبر 2016ء کو گوجرانوالہ تشریف لائے۔ صفت روزہ نوید منیاء کے دفتر میں صوبائی سیکرٹری اطلاعات مولانا محمد ابرار ظہیر نے ان کے اور سنی قائدین کے اعزاز میں ایک مختصر مگر یادگار ”عیدین پارٹی“ کا اہتمام کر رکھا تھا۔ امیر پنجاب دفتر پہنچے تو سر پرست سنی مولانا محمد صادق عتیق، امیر سنی پروفیسر سعید کلیدی، ناظم سنی صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف سمیت دیگر علمائے کرام نے ان کا استقبال کیا۔ کچھ دیر باہمی گفتگو کے بعد مختصر تقریب کا آغاز ہوا، میزبان مولانا محمد ابرار ظہیر نے ابتدائی استقبالیہ کلمات پیش کیے اور کہا کہ امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد حفظہ اللہ کا شاکر و ممنون ہوں جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے وقت نکالا اور تشریف لائے۔ انہوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے امیر پنجاب سے درخواست کی کہ موجودہ حالات میں جماعتی پالیسی کے بارے میں راہنمائی دیں تاکہ جماعت کے کام کو منظم کیا جاسکے۔

امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے اپنی گفتگو میں بھی میزبان کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے عمائدین شہر سے ملاقات کا انتظام کروادیا۔ آپ نے فرمایا کہ کافی دیر سے ملاقات کی کوششیں کر رہے تھے مگر تعلیمی و تفتیشی مصروفیات کی بناء پر کوئی پروگرام طے نہیں ہو رہا تھا۔ آج کے اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ امیر پنجاب نے امیر شہر حضرت پروفیسر قاری محمد سعید کلیدی سے ان کے جواں سال بھانجے کے انتقال پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے اس کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کی۔ جماعتی پالیسی کے حوالے سے امیر پنجاب نے سب سے پہلے مسئلہ کشمیر اور کشمیریوں پر بڑھتے ہوئے بھارتی مظالم کے بعد کشمیریوں کی تحریک آزادی کے حوالے سے گفتگو فرمائی اور کہا کہ کشمیر پاکستان کی شہرگ ہے بھارت کشمیریوں کو زیادہ دیر غلام نہیں

رکھ سکتا، کشمیر کی آزادی کا سورج طلوع ہونے والا ہے، اقوام متحدہ کے فیصلے نہ مان کر بھارت اقوام عالم کا منہ چڑھا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نواز شریف کا اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں مسئلہ کشمیر بھرپور انداز میں اٹھانے کا فیصلہ خوش آئند ہے۔ اقوام عالم پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر موجود مسئلہ کشمیر کا حل یقینی بنایا جائے۔ جس قدر کشمیریوں نے پاکستان کے لیے قربانی دی ہے اس کے مقابلے میں ہماری کوششیں ناکافی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارت اس حقیقت سے کیسے انکار کر سکتا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں سات لاکھ بھارتی فوج موجود ہے؟ کیا 1989ء سے اب تک ایک لاکھ کشمیری بھارتی بربریت کا شکار نہیں ہو چکے؟ 8 جولائی کو برہان وانی کے ماورائے عدالت قتل کے بعد اب تک ایک سو سے زائد کشمیری شہید، 10 ہزار کشمیری زخمی جبکہ پبلٹ گن کے استعمال سے 700 افراد بینائی کھو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی برادری انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی پر کشمیریوں کی مدد کے لیے آگے بڑھے اور مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم بند کرانے کے لیے مداخلت کرے۔ کشمیر کو شامل کئے بغیر مذاکرات کا کوئی ایجنڈا قابل قبول نہیں ہونا چاہیے۔ پاکستان کو کشمیر کی آزادی کے لئے سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت سے آگے بڑھنا ہوگا۔ طاقت کے زور پر کشمیریوں کی جدوجہد کو دایا نہیں جاسکتا۔ کشمیر پاکستان کی شہرہ رگ ہے اس لئے کشمیر کے ساتھ اپنے تعلق اور ورثے کو نبھانے کی ضرورت ہے، کشمیر کی آزادی اور حق خودارادیت کی تحریک کو نتیجہ خیز بنایا جانا چاہیے اور خطے میں دیرپا امن کا قیام مسئلہ کشمیر کو حل کئے بغیر ناممکن ہے۔

امیر پنجاب نے کہا کہ پاکستان اس وقت اپنی تاریخ کے نازک ترین دور سے گزر رہا ہے، ہر ایک منصوبہ پاکستانی معیشت کے لئے ریزک ہڈی بن چکا ہے، پاکستان دشمن قوتیں ہر صورت اس منصوبے کو ناکام دیکھنا چاہتی ہیں۔ ان حالات میں ضرورت اس امر کی پوری

پاکستانی قوم یکسو ہو کر پاکستان کی ترقی کے لئے متحد ہو جائے۔ امیر پنجاب نے حرمین شریفین کے حوالے سے کہا کہ پرامن حج اور اعلیٰ ترین انتظامات پر ہم خادم الحرمین الشریفین اور ان کی حکومت کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، اور سعودی حکومت کے خلاف بعض عناصر اور حکومتوں کی طرف سے غلط اور گمراہ کن پراپیگنڈے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ ایرانی مرشد اعلیٰ کی جانب سے مناسک حج سے قبل سعودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنانا قابل افسوس ہے اور غلط مقاصد کو ظاہر کرنے والی اشتعال انگیزی ہے۔ حج سے قبل سعودی حکومت کے بارے میں ایران کا غلط پروپیگنڈہ مذموم ارادوں کا عکاس ہے۔ حجاج کرام کے لیے سعودی حکومت کی جانب سے مثالی انتظامات پر ہر جانے والا حاحی مطمئن ہے۔

انہوں نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ 7 ستمبر کو یوم تراداد اقلیت کے موقع پر دہشت گردی کی ذی جھنڈو پر قادیانیوں کی آئینی حیثیت پر ہونے والے پروگرامز کے خلاف امیر اکائولس سمجھ سے بالاتر ہے۔ کیا 18 کروڑ مسلمانوں کے جذبات اور پاکستان کے آئین میں موجود شقوق کی بات کرنا بھی جرم ہے؟ قادیانی قرآن وحدیث، اجماع امت اور آئین پاکستان کے مطابق بھی کافر ہیں، ہجیر مین ہجیر اکائولس واپس لیں۔

اس موقع پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے مرکزی نائب ناظم اعلیٰ اور سنی سرپرست مولانا محمد صادق عتیق، امیر سنی پروفیسر سعید کلیدی، ناظم صاحبزادہ حافظ محمد عمران عریف، مولانا حافظ حامد رحمان، مولانا محمد عارف اثری، مولانا میاں محمد سلیم شاہد، مولانا حافظ عبدالشکور شیخ پوری، مولانا محمد مشتاق چیمہ، عبد الرحمان بٹ، مولانا امتیاز محمدی، مولانا قاری غلام مصطفیٰ، حافظ عباس راشد، مولانا قاری محمد شفیق بٹ، مولانا حکیم افضل جمال، حافظ عظیم انجم، مولانا احسان اللہ گورانیہ، مرزا صغیر احمد مغل، حافظ جابر گر جاکھی اور دیگر نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر مرکزی نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد صادق عتیق اور حافظ محمد عمران عریف نے بھی خطاب کیا۔

رپورٹ: حافظ محمد عباس راشد

## حکومت کی حکمت عملی نے عازمین حج کی شکایات کو دور کیا ہے۔ عرفان صدیقی

وزیراعظم نواز شریف کے مشیر و وفاقی وزیر برائے قومی تاریخ و ادبی ورثہ عرفان صدیقی نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت نے عازمین حج کے لیے بہترین انتظامات کیے اور نہایت سستی اور معیاری سرورسز فراہم کی ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے فیصل آباد میں حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کے چیئرمین حافظ شفیق کاشف کے ساتھ ملاقات کے موقع پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری اور پرائیویٹ حج سکیم کے تحت حج پر جانے والے حجاج کی طرف سے انتظامات پر عوام کے اطمینان کا اظہار گورنمنٹ اور پرائیویٹ سیکٹر کی بشاند ارکار کردگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حج کو گرپشن فری بنانے کا کریڈٹ بھی مسلم لیگ (ن) کو جاتا ہے جس کی ٹھوس حکمت عملی نے عازمین حج کی شکایات کو دور کیا۔ انہوں نے کہا کہ زندگی کے تمام شعبوں میں پاکستان آگے بڑھ رہا ہے، اسی طرح اس سال حج بھی 2013 سے سستا اور بہتر ہوا ہے۔ چیئرمین ہوپ حافظ شفیق کاشف نے وزیراعظم کے مشیر کی ہوپ کے آفس میں آمد پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پرائیویٹ حج سکیم کے تحت حج 2016 کے انتظامات کو سعودی عرب کے سرکاری و پرائیویٹ اداروں نے سراہا ہے لہذا پرائیویٹ سیکٹر کو مزید سہولتیں دی جائیں اور مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کئے جائیں۔

# اخبار الجماعۃ

## الاسلام ڈائری 2017ء

جماعتی ہڈیوں کی ایکستندار  
ایک دعوت ایک پیغام  
ہر ہڈے کے لئے فرد کی ضرورت

حسب سابق ڈائری زیر ترتیب ہے اگر آپ چاہتے ہیں  
کہ ڈائری ماہ دسمبر میں آپ کو مل سکے تو آج ہی رابطہ کیجیے۔  
اشتہارات اور ضروری فون نمبر آج ہی بھیج دیں

ایک صفحہ اشتہار فوکلر	2500/- روپے
ایک صفحہ اشتہار ایک کلر	1500/- روپے
نصف صفحہ ایک کلر	1000/- روپے

**نوٹ:** اشتہارات کے ساتھ ذرا اشاعت بھی لازماً  
ارسال فرمائیں۔ شکریہ!

شامی کارڈ 5-3207371-34101

رابطہ: الحمدیٹ پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور  
0321-6487892 - 042-37720257  
055-4443265

**درخواست دعائے صحت**

○ جناب مولانا خالد سیف اللہ ناظم رابطہ مرکزی جمعیت اہل  
حدیث شری گوجرانوالہ کی اہلیہ محترمہ گروں اور پتہ کی تکلیف میں  
بتلا ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کا ملہ دعا جملہ کے لیے  
خصوصی دعا فرمائیں۔

مولانا کا رابطہ نمبر: 0300-4238783

○ حافظ محمد یونس طہ منینجی ہفت روزہ اہل حدیث کے بڑے  
بھائی ڈاکٹر عطاء اللہ عابد آف راہوالی گوجرانوالہ عارضہ قلب  
میں مبتلا ہیں مغربیہ ان کا آپریشن ہے۔ قارئین ان کی مکمل  
صحت یابی کے لیے دعا فرمائیں۔ (ادارہ)

### ضروری اعلان

○ الاسلام ڈائری 2016ء میں جتنے بھی احباب کے فون  
نمبر شائع ہوئے ہیں وہ 2017ء کی ڈائری میں شائع نہیں  
ہوں گے۔ اس لیے احباب اپنے جوتون نمبر ارسال فرمائیں  
گے وہی شائع ہوں گے۔ (ادارہ الاسلام ڈائری)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پروپرائیٹرز ایم اے اکرام مغل (ماہر ٹیکنک)

## سپرسٹار

ایمپلی فائیڈ لائو ڈسٹریکٹ  
ایڈسٹریٹسٹ

0333-8294645  
055-4237974  
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیڈ آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔  
یونٹ، مائیک ہارشیٹڈ اور متعلقہ سپیر پائرس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

### صدر جمعیت اساتذہ پاکستان کا دورہ

○ مؤرخہ 8 اکتوبر کو پروفیسر شفیق اللہ عمر صدر جمعیت اساتذہ  
پاکستان مرکز امام البخاری مقام حیات سرگودھا پہنچے جہاں آپ نے  
معروف جماعتی مبلغ سید سبطین شاہ نقوی سے ملاقات کی۔ مرکزی  
جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کے ذمہ داران اور  
کارکنان سے ملاقات کی اور جمعیت اساتذہ کے نظم کو قائم کرنے  
کے لیے انہوں نے تعاون کا یقین دلایا۔ نماز عشاء کے بعد درس  
قرآن وحدیث ہوا جس کو سامعین نے بڑی توجہ سے سنا۔

19 اکتوبر دن گیارہ بجے شورکوٹ ضلع جھنگ میں ضلعی اجلاس  
منعقد ہوا جس میں پروفیسر محمد علی حلیم اور مولانا محمد رفیق شوری  
نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اس موقع پر ضلع جھنگ کے جمعیت  
اساتذہ کے نظم کے تشکیل دینے پر گفتگو ہوئی اور مزید کام کے  
لیے ہدایات دی گئیں۔

19 اکتوبر بعد نماز ظہر گوجرہ ضلع توبہ ٹیک سنگھ میں میٹنگ ہوئی  
جس میں محمد اسلم بٹ اور محمد شریف گجر نے خصوصی شرکت کی۔  
تعارفی گفتگو ہوئی۔ جمعیت اساتذہ کے نظم کو قائم کرنے پر بات چیت  
ہوئی۔ حافظ عبدالقادر عثمان اور مولانا اجمل سے بھی بات ہوئی۔  
بعد نماز عشاء ڈھولن ضلع قصور میں تبلیغی جلسے سے خطاب کیا۔  
منجانب: محمد طارق جاوید ناظم دفتر جمعیت اساتذہ پاکستان

### خطبہ جمعہ المبارک

○ مرکزی جامع مسجد اہل حدیث چک 112 علی آباد تحصیل  
سانگھل میں مولانا قاری شفیق الرحمن نے 7 اکتوبر کا خطبہ جمعہ  
المبارک اصلاح معاشرہ کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔ علاوہ ازیں  
آپ نے حالیہ پاک بھارت کشیدگی کے حوالے سے مودی  
سرکار کی شدید مذمت کی اور کشمیریوں سے مکمل بھجتی کا اظہار کیا۔  
منجانب: چوہدری عبدالغفور والہ چک ہذا

### تحصیل ملی میں تبلیغی اجتماعات

○ 17 ستمبر کو چاہ مراد علی نزد مہ سلطان پور میں مولانا منظور  
احمد، مولانا احمد حسن ساجد، مولانا محمد اشرف غیور، مولانا اختر محمود  
ضیاء ودیگر نے خطابات کیے۔

19 ستمبر کو چاہ باغ والہ نزد دوکوٹہ میں چوہدری عبدالواحد امیر  
میلیسی نے خطاب کیا۔

20 ستمبر کو چاہ مرادوالہ موضع ڈھمکی میں مولانا رانا حبیب  
الرحمن ضیاء نے خطاب کیا۔

26 ستمبر کو توحید آباد موضع رکن پور میں سیرت النبی ﷺ  
کافرس میں مولانا رانا حبیب الرحمن، مولانا محمد اسماعیل شفیق،  
مولانا نعیم الرحمن شیخ پوری و مولانا محمد یوسف پسروری نے  
خطابات فرمائے۔

29 ستمبر کو مرکزی جامع مسجد فتح پور میلیسی میں چوہدری عبدالواحد  
امیر تحصیل ملیسی، مولانا عطاء الرحمن شاہین و مولانا عبدالرزاق  
طاہر نے خطابات فرمائے۔

30 ستمبر کو مرکزی اہل حدیث مہ سلطان پور میں زیر سرپرستی مولانا  
محمد اشرف غیور، مولانا محمد اکبر اسد آف چوئیاں نے خطبہ جمعہ  
المبارک ارشاد فرمایا۔

نوٹ: مندرجہ بالا تمام پروگراموں میں شرکاء کے لیے ضیافت  
کا اہتمام بھی کیا گیا۔

شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ملیسی

### ماہانہ اجلاس

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث حلقہ تھانہ تنٹے عالی کا ماہانہ اجلاس  
2 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد الحرمین اہل حدیث  
بوہڑہ خورد میں امیر حلقہ مولانا سید محمد بلال طاہر کی صدارت میں  
منعقد ہوا۔ اجلاس سے امیر حلقہ مولانا سید محمد بلال طاہر سید محمد  
داود شاہ، مولانا اسماعیل مجاہد، مولانا عبدالخالق شاہ اور عبدالقدیم بٹ  
نے خطاب کیا۔ 8 پروگرام اگلے ماہ کے تشکیل دیئے۔ آخر میں  
علامہ اعجاز احمد رحمانی کی دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور  
ان کے لیے مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کی گئی۔

نوٹ: آئندہ ماہ کا اجلاس جامع مسجد نذیب بتول اہل حدیث  
تنٹے عالی میں 30 اکتوبر بروز اتوار بعد نماز ظہر ہوگا۔

منجانب: قاری نعیم احمد ناظم حلقہ تھانہ تنٹے عالی گوجرانوالہ

## تبلیغی و اصلاحی تربیتی پروگرامز

© مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خاں کے تبلیغی و اصلاحی تربیتی پروگرامز زیر امارت: مرزا افتخار بیگ امیر تحصیل رحیم یار خاں زیر نظامت: صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خاں:

- 1 جون بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد محمدی ماشاء اللہ مارکیٹ شہر رحیم یار خاں مقرر: جناب چوہدری محمد شعبان تحصیل ناظم شعبہ خدمت خلق۔ میزبان: جناب قاری محمد طاہر امام مسجد ہذا۔
- 2 جون بروز جمعرات بعد نماز مغرب مرکز منہاج الاسلام نہر کنارہ نیو ایئر پورٹ روڈ نزد وائز لیس پل روڈ مقرر: جناب محمد شعبان میزبان: صاحبزادہ حافظ ثناء اللہ شاہد قصوری تحصیل ناظم۔
- 2 جون بروز جمعرات بعد نماز مغرب جامع مسجد اہل حدیث متصل اکرام جلد رن ہسپتال محلہ روڈ۔ مقرر: مولانا مفتی عبدالرحمن بھٹی۔ میزبان: جناب ڈاکٹر اکرام اللہ۔
- 2 جون بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد ابو بکر المجدیٹخی سرور کالونی۔ مقرر: جناب مرزا افتخار بیگ۔ میزبان: ڈاکٹر الطاف
- 2 جون بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد باب رحمت پرانا بازار تھانوالہ۔ مقرر: صاحبزادہ حافظ ثناء اللہ شاہد قصوری۔ میزبان: جناب توقیر صاحب امام مسجد ہذا۔
- منجانب: صاحبزادہ حافظ ثناء اللہ شاہد قصوری تحصیل ناظم

## عظمت صحابہؓ کانفرنس

© اہل حدیث یوتھ فورس ضلع ساہیوال کے زیر اہتمام 27 ستمبر بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد طوبی L-134/9 ساہیوال میں ایک عظیم الشان عظمت صحابہؓ کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد شبیر انجم نے کی اور نعت و منقبت ثناء خوان مصطفیٰ محمد منشا قادری نے پیش کی۔ مولانا حافظ محمد یوسف پسروری نے عظمت صحابہؓ کے عنوان پر مدلل و مفصل خصوصی خطاب کیا۔ کانفرنس میں مولانا احمد یار صدیقی، قاری امجد فاروق عدیل، قاری لیاقت اللہ عزیز، قاری مدثر نعیم، حافظ عبدالجبار زاہد، مولانا اقبال گجر، حافظ اسامہ صدیقی، ڈاکٹر فضل حق خصوصی طور پر تشریف لائے۔

رپورٹ: قاری محمد حسن سلفی، ضلع ساہیوال

## ماہ اسلام پروگرام

© اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل عارفوالہ کے زیر اہتمام پانچواں نفاذ اسلام پروگرام چک 66/EB عارفوالہ میں 9 ستمبر بروز جمعہ المبارک منعقد ہوا جس میں قاری محمد بلال شاد صدر AYF عارفوالہ اور قاری ضیاء الرحمن ظہیر آف وہاڑی نے خطابات کیے۔ شعبہ نشر و اشاعت مرکزی جمعیت و AYF عارفوالہ

## کتاب وسنت کی آئینہ دار

اپنی سابقہ روایات کی امین

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کی ترجمان

## عظیم خوشخبری

2017 کی

## الاحسان ڈائری

ڈائری انتہائی نفیس اور عمدہ کاغذ پر پرنٹ ہوئی۔ ان شاء اللہ!

زیر  
ترتیب  
ہے

رابطہ عطاء الرحمن حقانی ناظم دفتر المحدث یوتھ فورس پاکستان 106 راوی روڈ لاہور  
0300-4324407 - 0332-4224407

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

## گولڈن

مکمل ایمپلی فائر  
خود تیار کردہ  
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ) مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ایمپورٹڈ U.P.S  
بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔  
یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تملی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیاسیں نزد دھکی کالج گوجرانوالہ  
0300-6430739  
055-4213430

## مردت رشتہ

ارائیں فیملی سے بیٹا، تعلیم: C.A. عمر: 32 سال جاب: لاہور۔ دینداز گھرانے سے

M.B.B.S یا لیچر اور راز قد بیٹی کا رشتہ درکار ہے۔ والدین رابلہ کریں۔

صلی الرحمن: 0300-3656228 - 0336-3000730

## ضروری اعلان

کے حالات زندگی پر ایک کتاب مرتب کی جا رہی ہے جس کی حساب کے پاس ان کی کوئی تحریر یا خط ہو تو وہ اس کی فوٹو کاپی بھیج دیں۔ نیز ان کا کوئی یادگار واقعہ ہو تو وہ بھی تحریر کر دیں۔

علامہ ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ فاروقی  
حافظ  
رحمۃ اللہ علیہ

منجانب

صاحبزادہ شاہد محمد سعیدی

دارالعلوم رحمانیہ فاروق آباد  
0333 4278240

رابطہ مولانا حافظ فاروق الرحمن یزدانی

مدیر جامعہ ملیہ حاجی آباد فیصل آباد  
0323 7602417

## ASF اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد

صدر: حافظ برہان الدین۔ نائب صدر: بشارت حسین مدنی۔ جنرل سیکرٹری: جنید عبدالرحمن۔ ناظم مالیات: محسن لیاقت۔ معاون امداد علی۔ ناظم تبلیغ: قاری اسامہ عتیق۔ معاون: انصار الحق۔ ناظم نشر و اشاعت: شرافت علی۔ معاون: عاقب منشاء۔ سٹوڈنٹ کوآرڈینیٹر: افتخار احمد۔ معاون: حافظ بلال۔ سیکرٹری ہاسٹلز: عقیل احمد۔ معاون: اسد عظیم۔ کویٹ ہاسٹل: عبدالرحمن۔ معاون: شیخ عمر۔ مجلس شوریٰ: قاری عبدالحمید حامد، مشتاق احمد، اسماعیل روپڑی۔

رابطہ نمبر صدر: 0323-6665447

رابطہ نمبر جنرل سیکرٹری: 0302-2763307

## درخواست دے دے صحت

حافظ محمد ادریس گوہڑی بن مولانا محمد اسحاق گوہڑی خطیب جامع محمدیہ نوشہہ ورکان ضلع گوجرانوالہ دو ماہ سے صاحب فراش ہیں خطبہ جمعہ المبارک پڑھانے سے بھی معذور ہیں۔ احباب اللہ تعالیٰ کے حضور حافظ صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے دعا فرمائیں۔

محمد منشاء بٹ خطیب و ناظم جامع محمدیہ چک پوریاں گوجرانوالہ

## تحصیل بھوانی کی دعوتی سرگرمیاں

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل بھوانی کا اجلاس چوہدری شہزاد ممتاز چوہدری کی زیر صدارت جامع مسجد محمدی اہل حدیث بھوانی میں منعقد ہوا اجلاس میں دعوتی پروگراموں کے حوالے سے گفتگو کی گئی۔ چوہدری شہزاد ممتاز چوہدری نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اپنے اخلاق بہتر سے بہترین بنائیں۔ اجلاس میں صدر اہل حدیث یوتھ فورس صدر اس کیٹی کے ممبر و فنانس سیکرٹری حاجی محمد یوسف، ماسٹر منشاء خطیب قاضی سلیمان ملتان و دیگر احباب نے شرکت کی۔

## خطبہ جمعہ المبارک

17 اکتوبر جمعہ المبارک کا خطبہ حافظ محمد ذکریا عاصم نے جامعہ رحمانیہ ٹکسن پور میں سیرت فاروق اعظم کے موضوع پر ارشاد فرمایا اور انہوں نے سیدنا عمر فاروق کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا جس پر موجودہ دور میں امن و امان پیدا کرنے کے لیے عمل کرنا ضروری ہے۔

منجانب: حافظ احمد اللہ سلیم صدر AYF کوٹ رادھا کشن

شاہد محمد

مترجم

جلد 6

جامع ترمذی

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ الترمذی

279 200

مع افادات

جمع، ترتیب، ترجمہ

امام ابن تیمیہ

حافظ ابو بکر ظفر

خصوصیات

احادیث کی شرح امام ابن تیمیہ کی تالیفات سے منتخب افادات پر مشتمل

امام ابن تیمیہ کے منشر فوائد کو مرتب کرنے کی ایک بھرپور کوشش

حدیث کی شرح کے لیے ایک نیا انداز اور اولین کاوش

امام ابن تیمیہ کے افادات کے مکمل حوالہ جات کا اہتمام

فوائد اور حدیث کا جامع اور سلیس ترجمہ

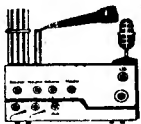
تحقیق میں شیخ البانی کے حکم پر اکتفا

املا اور کپیوڈنگ کے جدید اصولوں کے عین مطابق

رموز و اقف کا خصوصی اہتمام

ملنے کا پتا: مکتبہ اسلامیہ، ہادیہ حلیہ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 04237244973

Al-Fatah  
Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob: 0321-7432246

Mob: 0334-7967107

Ph: 055-4230167

الفتح ایپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیوا ایپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکنیک کے پاس تشریف لائیں۔

نیا کس چوک نزد دوشی کالج گوجرانوالہ



ڈاکٹر حکیم  
عابد انور علی

دماغی امراض ماہر کی کزوری  
اور تمام قسم کا دماغی کام کرنے والوں کا بہترین علاج

# عبداللہ کلینک

گردوں کے مسائل

گردوں کا چھوٹا ہونا، گردے کی ہر قسم کی بیماری کا شافی علاج۔  
مثلاً: ڈائلازس اور ڈائلیسیس کروانے والے مریضوں کے لیے خوشخبری

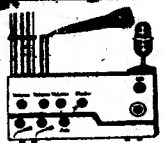
مہروں کے مسائل

مہروں کا ہر قسم کا علاج، ڈسک میں فرق رفاصلہ۔  
مہروں کا دب جانا و دیگر ہر طرح کا علاج

پتہ

گلی نمبر 55، المہد پاک کالونی،

عقب عائشہ ڈگری کالج، نمبر مارکیٹ، راوی روڈ لاہور 0321-4600785



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل  
ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی  
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ  
فون نمبر: 0300-6430029، 055-4212804، 4226706

حاجی محمد بشیر کو صدمہ!

○ گوجرانوالہ: 11 اکتوبر 2016ء کو حاجی محمد بشیر صاحب (گلشن آباد) کے بڑے صاحبزادے حاجی محمد یوسف، محمد فاروق، محمد ایوب اور محمد یعقوب کے بڑے بھائی حاجی محمد یونس انصاری (پینلز کالونی) ہفتہ عشرہ کی شدید علالت کے بعد شام کو جناح میموریل ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کی عمر 61 سال تھی۔ وہ صوم و صلوة کے پابند، شریف الطبع اور نیک سیرت انسان تھے۔ وہ بائیس سال تک سعودی عرب میں محکمہ برقیات میں خدمات انجام دیتے رہے۔ 12 اکتوبر کی صبح کو پینلز کالونی کی جنازہ گاہ میں ان کی تہاڑ جنازہ مولانا اعجاز احمد تنویر صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں لوگ شریک ہوئے اور کالونی کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ ادارہ مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ (ادارہ)

اہم اعلان

○ جمعیت اساتذہ پاکستان کے ڈویژنل اور ضلعی ذمہ داران سے گزارش ہے کہ ضلعی اور تحصیل تقیم کی لٹیں مرکز کو جلد ارسال کریں یا مندرجہ ذیل نمبر پر وائس اپ کر دیں۔  
منجانب: محمد طارق جاوید، ناظم دفتر جمعیت اساتذہ پاکستان  
وائس اپ: 0308-4309306

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (ماپوس ہونا گناہ ہے۔)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

ممبران ابوہریرہ ٹرسٹ بلال کالونی داروغہ والا لاہور

مرکز ابوہریرہ احلیہ ٹرسٹ بلال کالونی داروغہ والا لاہور

مقرنین (MNA)

الحاج محمد جمیل

21 دین سالار

محمد شہزاد آزاد

محمد حلیف بانی

محمد حلیف بانی

محمد حلیف بانی

محمد حلیف بانی

محمد حلیف بانی

محمد حلیف بانی

محمد حلیف بانی

12 ربیع الاول 2016

محمد طیب

محمد طیب

محمد طیب

محمد طیب

محمد طیب

محمد طیب

محمد طیب

مرکز ابوہریرہ احلیہ ٹرسٹ بلال کالونی داروغہ والا لاہور

0423-6851945  
0300-4880673





A product of **BMA Pharma**

**BMA**  
Since 1952

# MAJOON KABEER (ZAFRANI)

محبون کبیر  
(زعفرانی)

لیجئے

جسم میں تازگی و توانائی  
کی اک نئی لہر

Revitalizer, Aphrodisiac

زائل شدہ قوت بحال کر کے جسم کو توانا کرتی ہے  
اعصابی کمزوری، طبیعت کا بوجھل پن اور تھکاوٹ دور کرتی ہے  
مقوی اعصاب و اعصاب رائے رئیسہ ہے  
جسم میں چستی اور طاقت پیدا کرتی ہے  
زعفران اور دیگر خالص قیمتی نباتاتی اجزاء سے تیار کی جاتی ہے  
مضر مابعد اثر سے پاک ہے



نئی امنگ، نئی ترنگ زندگی میں بھرے نیارنگ

**BMA Pharma (Herbal)**

1.5 km. Faisalabad Road Okara.

Ph: (044) 2514023, 2514123, Fax: (044) 2523205



**BMA**  
Since 1952



